3370208

Nigārastān-i latāfat

Razā Khān, Hasan Razā

يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

الحمد للہ کہ رسالہ میلاد شریف شہنشاہ اقلیم رسالت یعنی

نگارستان لطافت

۱۳

نتیجہ کلک متانت سلک جناب مولوی حسن رضا خان صاحب حسن بریلوی

مطبع اہل سنت وجماعت واقع بریلی میں چھپا

بافزائش نظم جدید بار سوم ۱۶۰۰ جلد

کتب خانہ انجمن ترقی اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلحمدُ للہِ رَبِّ العٰلمین ۝ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ علیٰ شفیعِ المذنبین ۝ رحمۃ للعٰلمین ۝ وعلیٰ اٰلہِ الطاہرین ۝ وصحبہِ الطیبین ۝ وعلینا معہم اجمعین ۝ برحمتک یا ارحم الراحمین ۝

غزل

در حمد باریتعالے جل شانہ الاعلے

ہی پاک رتبہ فکر سے اوس بے نیاز کا
یان دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

شہ رگ سے کیون وصال ہے آنکھون سے کیون حجاب
کیا کام اسجگہ خرد ہرزہ کار تاز کا

لب بند اور دل مین وہ جلوے بھرے ہوئے
اللہ رے جگر ترے آگاہ راز کا

غش آگیا کلیم سے مشتاق دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اوس بے نیاز کا

ہر شے سے ہین عیان مرے صانع کی صنعتین
عالم سب آئینون مین ہے آئینہ ساز کا

افلاک وارض سب ترے فرمان پذیر ہین / حاکم ہے تو جہان کے نشیب فراز کا
اس بیکسی مین دل کو مری ٹیک لگ گئی / شہرہ سنا جو رحمت بیکس نواز کا
مانند شمع تیری طرف لو لگی رہے / دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا
تو بیحساب بخش کہ ہین بیشمار جرم / دیتا ہون واسطہ تجھے شاہ حجاز کا
بندہ پہ ترے نفس لعین ہو گیا محیط / اللہ کر علاج مرے حرص و آز کا
کیونکر نہ میرے کام بنین غیب سے حسن / بندہ بھی ہون تو کیسے بڑے کارساز کا

حمد کی جان اوس نخلبند چمنستان کونین پر قربان جسنے گلشن عالم کو گلہای رنگارنگ عنایت فرما کر چمن چمن سیراب شاداب کیا سرو آزاد اوسکی محبت مین گرفتار گل کا اوسکی جدائی مین گریبان تار تار بلبل اوسکی جستجو مین شاخ شاخ ڈالی ڈالی پھرتی ہی قمری نے اوسکی محبت کا طوق اپنے گلے مین ڈالا۔ فاختہ اوسکی یاد مین کوکو کوکو کرتی ہے جہان دیکھو جلوۂ ظہور کا نیا رنگ نرالا ڈھنگ ہی تذرو و ماہ کے عشق کی کہان دھوم نہین پروانہ و شمع کا معاملہ کسے معلوم نہین بیمارون کی شفا اسیرونکی رہائی ہماری لاج اوسکے ہاتھ ہی مالک ہی مختار ہی جسے جو چاہے دے جس سے جو چاہی چھین لے کسیکو اوسکی سرکار مین مجال دم زدن نہین جسنے جو پایا یہین سے پایا جسے جو ملا یہین سے ملا گوہر کو آب آب کو تاب شاخ کو گل گل کو رنگ و بو آسمان کو مہر و ماہ مہر و ماہ کو ضو اور انسان ضعیف البنیان کو خلعت لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ اور تشریف لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ اسی سرکار کا عطیہ ہی۔ خسرو الیاس

علیہ السلام کو عمر جاوید بخشی نار نمرود اپنے خلیل پر گلزار کی کلیم کو ید بیضا دیا مسیح کو
لب جان بخش عنایت ہوا یوسف کو وہ حسن جان فزا ملا کہ جسکا بیان
تاب تحریر و یارائے تقریر سے باہر ہے اور ہم بیکسون گناہگارون معصیت کوشون خطا
کارون عصیان پیشہ ہون پریشان روزگارون کو وہ نبی رحمۃ للعلمین خاتم
النبیین باعث ایجاد عالم شافع روز محشر ساقی کوثر رہبر رہبران ہادی
گمرہان جان کی جان ایمان کا ایمان ٹوٹے دلون کا سہارا ناامیدون کی امید
بے یارون کا یار بے مددگارون کا مددگار بیمونسون کا مونس یتیمون کا وارث
غریبون کا جائے پناہ کونین کا بادشاہ اسیرون کا آسرا بے ٹھکانون کا ٹھکانا
ہر درد کا درمان ہر دکھ کا علاج زندانیون کا عقدہ کشا محتاجون کا حاجت روا
بیکلون کی کل بیقرارون کا چین بے چینون کا قرار مظلوم کا فریادرس بے بس کا
بس گمراہون کا راہنما راہنماؤن کا پیشوا داد کا دینے والا فریاد کا سننے والا عطا کیا
جسنے ہماری ڈوبتی کشتیون کو کنارے لگایا بیٹھے دلون کو اپنی حمایت کے زور سے
اوٹھایا گدایان امت نے جو مانگا دیا دونون عالم کا بوجھ اپنے ذمہ لیا بادشاہان دہر
اوسکی نظر عنایت کی محتاج خسروان عالم اوسکے گدائے پاشکستہ کے دست نگر
جو سر ہے وہ اوسکیطرف جھکا ہوا جو ہاتھ ہے وہ اوسکی طرف پھیلا ہوا خدا کے
پیارے ہین دونون عالم کے تاجدار مشکلین آسان کرنا اور بگڑا بنانا انکا کام ہے
دلونکے ارادے پر انھین اطلاع ماکان و ما یکون سے عالم محبوب ہیں کہ جو ہوگیا اور جو ہوگا

ہے جو کام انھین کی مرضی پر ہوا انھین کی مرضی پر ہو رہا ہے۔ انھین کی مرضی پر ہوگا۔
ریگستان مین کونسا ذرہ ہے جسپر اوس آفتاب بنی ہاشم کو نظر نہین گلستان
مین کونسا پتہ کھڑکا جس کی اوس گل زیبا کو خبر نہین دینے والے نے اپنے خزانو کی
کنجیان دیکر انھین اجازت دیدی کہ جسے چاہو دو عالم کا انتظام ان کے دامن سے
وابستہ ممکن ہے جو نلے اون کے حکم کے کسیکو کچھ ملسکے نہی ایسے کہ خزانون کی
موںھہ کھولدیے ہین جب دیکھو سرکار مین اہل حاجت کا ہجوم جود و عطا کی دھوم
ہے آٹھ پہر لنگر جاری ہے جو ہے ان کے در کا بھکاری ہے ان کے مراتب کا اظہار
غیر ممکن انکے مناصب کا انحصار محال ہان ایکدن آنیوالا ہے کہ انکی شان ارفع و اعلے کے
دیدار سے محبون کو شادمانی منکرون کو پشیمانی حاصل ہو منکر کان کھولکر سن لے جو اوس
تاجدار کو لولاک لما خلقت الدنیا کی قدر نجانے مزہ سے آئے اور ابلیس پر تلبیس کا
شر کا جال ہوا وسپر اللہ کیا رحمت کرے جو اوسکے محبوب کی تعظیم سے جلے اور
اوس جناب کو تمام مملکت الہی کا دولہا نہ جانے اور اولین و آخرین سے افضل و اعلی اور سر وجود
و اصل مقصود خلیفۂ مطلق و مختار کل نمانے ہان سنلو جسکا دل اونکی تعظیم سے جلتا ہی
اللہ اوس دل کو ہمیشہ جلتا رکھے خاک مین ملا اون سے دشمنی رکھنے والے تیرا غیظ
تجھی کو کھائیگا تیرا غضب تیرا غضب کیا خدائے قہار کا غضب تجھپر ٹوٹیگا بلکہ در حقیقت
تو اسوقت بھی قہر الہی مین گرفتار ہے جو ایسے پیارے آقائے النعمت کیطرف سے تیرے
دل ناپاک مین بخار ہے دیکھ اس مرض خبیث کا مداوا کر ورنہ لاعلاج ہو کر تجھ کو معرض

ہلاکت مین ڈالیگا او نادان تو یہ جانتا ہے کہ تیری ہرزہ گوئی سے اوس شان رفیع مین کمی پیدا ہوا او دیوانے عقل وہوش سے بیگانے آسمان کا تھوکا مونھ مین آتا ہے چاند پر خاک ڈالنا اپنے ہاتھون اپنی آنکھون مین خاک بھرنا ہے اور اپنے واسطے اوسکے انوار مین کمی کرنا معمول ہی کہ چاند نکلتا دیکھ کر سگان بے تمیز بھونکنے لگتے ہین انکی صورت کریہ چاند کو کیا مضرت پہنچا سکتی ہی اپنا ہی مغز کھاتی ہین ٥

ہر کسے بر خلقت خود می تند	مہ فشاند نور سگ عو عو کند

قرآن کے مسلمانون کا ایمان ہے دیکھ کیا کچھ فضائل ہمارے بادشاہ اسلام پناہ ظاہر کر رہا ہے اگر تو لیاقت نہین رکھتا تو اتنا ہی سمجھ لے کہ جنپر قرآن نازل ہوا اونکا مرتبہ درگاہ احدیت مین کسقدر وجاہت رکھتا ہوگا اگر اب بھی تیرے دل کو وہی خیالات فاسد ورطہ ضلالت مین ڈالے ہوئے ہین تو اس دنیا کی آگ مین جل جلکر مشق پیدا کر کہ تجھ کو ہمیشہ ہمیشہ اُس آگ مین رہنا ہوگا جس سے اللہ نے چاہا تو ہم سراپا معصیت اونکے قدمون پر چل چلکر نجات پاوینگے بندۂ خدا شیطان کی بیعت توڑ اور جہنم کی راہ سے مونھ موڑ تیرا براعقیدہ تجھی کو لے ڈوبیگا اور اونھین کے خدا کی قسم اونھین کچھ نقصان نہ پہونچیگا اونکی شان کی ارجمندی اونکے ذکر کی بلندی وہ چاہتا ہے جو اون کا اور تمام جہان کا مالک و مولے ہے اوس سے لڑائی ٹھانے کب بنی تجھ سے ہزارون خاک کا پیوند ہوگئے اور اون کا ڈنکا ہفت آسمان و تمام روے

زمین سجتا رہا اور ہمیشہ اوسی آفتاب رسالت کا دور دورہ ہے او اپنی آتش
غیظ مین جلنے والے ابھی کیا جلتا ہے تجھے مبارک ہو بڑے جلنے کی جس سے بڑھ کر
کوئی جلنا نہین وہ وقت قریب آنیوالا ہے کہ انھین ہزارون زیب و زینت
کے ساتھ عرش خدا کی طرف یون لیچلینگے جیسے بلاتشبیہہ دولھن کو دولھا
کیطرف لیجاتے ہین ملٰئکہ ہفت آسمان سواری کے گرد و پیش کافۂ انبیا و مرسلین
زیر نشان اولین و آخرین اونکا مونھہ تکینگے اگلون پچھلون مین اون کے مرتبہ کی
دھوم پڑجائیگی موافق مخالف اونھین کا دم بھرتے ہونگے بزم شفاعت کا اونھین
دولھا بنائینگے گلو خلاصی سیہ کاران کا سہرا اونھین کے سر رہیگا سب خدا کی
رضا چاہتے ہونگے اور خدا احمد کی رضا صلی اللہ علیہ وسلم وہ قیامت کا دن بیشک
قیامت کا دن ہے آفتاب جو پیٹھ کیے ہو اوسدن ادھر مونھ کریگا اب ہزارون
برس کی راہ پر ہے اوسدن سر و نیزہ ہوگا شدت تشنگی سے زبانین باہر نکل پڑینگی
سایہ کہین ڈھونڈھے نہ ملیگا انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام مین ہنگامہ نفسی نفسی گرم
ہوگا سب سے بڑھکر یہ کہ اوس بادشاہ جلیل کو شان جلال پسند آئیگی اوسدن جو عزت اونھین
بارگاہ احدیت مین دیجائیگی اوسکی قدر وہ جانین یا اونکا خدا رحمان تبارک و تعالی انھین
عرش کو داہنی طرف مقام بخشیگا یا اپنے ساتھ تخت عزت پر بٹھائیگا اور وہ جلوس مجلس سے
پاک منزہ ہے۔ آدم و عالم ان کے زیر نشان ہونگے کنجیان خزائن رحمت و ابواب جنت کی
اون کے ہاتھ مین دینگے جسے چاہینگے عزت بخشینگے جسے چاہینگے کرامت دینگے اولین و

آخرین اون کے قدمونپر لوٹتے ہونگے صفوف موقف مین اونکے عز وجاہ کی ایک دھوم پڑ جائیگی اس کنارے سے اوس کنارہ تک غلغلہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالے علیہ وسلم) سے آسمان گونجتے ہونگے کان پڑے آواز نہ سنائی دیگی گوہر مکنون کی مانند ہزار خدام گل اندام زرین کمر خدمت اقدس مین دوڑتے ہونگے تمام کارکنان بارگاہ صمدیت ہو کلان عذاب و ملئکہ رحمت اشارہ ابرو پر چلینگے جہان و جہانیان دم بخود و خاموش بادہ ترى الناس سكارى وما هم بسكارى سے مدہوش اور حضور تاج شفاعت برسر و حلہ کرامت در بر مقام تقرب مین بار پاکر سجدہ فرمائینگے رب عزت بکمال رحمت اون سے ارشاد فرمائیگا يا محمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع اے محمد اپنا سر اوٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائیگی اور مانگو کہ تمھین دیا جائیگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی اور امتین غایت خوف وخطر سے کس نازک حالت مین ہونگی اور انکی امت مرحومہ کرم و رحمت کے دامن مین چین کریگی غرض جو انھین اوس دن ملیگا کیسکو ملا نہ ملے پھر اوس عظمت و جاہ وجلال پر تشویش انکے قلب نازک پر ہوگی اگر ایک ذرہ اوسکا آسمانون پر رکھا جائے پاش پاش ہو جائین ایک شمہ اوسکا پہاڑون کو سنایا جائے ریزہ ریزہ ہو کر خاک مین ملجائین قربان اون بازوؤن کی ہمت پر جو اس بوجھ اوٹھانیکے قابل ہین اے عزیز غور کا مقام ہے ایک اکیلی جان اور جہان بھر کا سامان خود محض نے خطا اپنا غم نہ اندیشہ اور جنھین اپنی اپنی فکر ہونا چاہیے وہ سب ایسے ہوش و حواس باختہ کہ بات مونھہ سے نکلتی نہین نگاہ

اوپر اوٹھتی نہین اگر کچھ فکر کرین بھی تو کیا کر سکتے ہین آشنا کوئی نہین جو گرتون کو اوٹھائے پیاس سے دم نکلتا ہے ایک قطرہ حلق مین ٹپکائے باپ بیٹے سے بھاگتا ہے بیٹا باپ کو نہین پہچانتا ہے جنسے کچھ امید تھی وہ سب جواب دیگئے ہاتھ پاؤن چھوٹ گئے ٹوٹی ہوئی کمر بن اور اوپر سے گناہون کا بوجھ گرے تو اوٹھا نہین جاتا پھسلے تو سنبھلنا کیسا اب سب کا باران پر آپڑا اپھر ایک ہو دین ہون ہزار ہون لاکھ ہون کچھ گنتی نہ شمار وہ گنجان ہجوم کہ پنڈلی سے پنڈلی شانہ سے شانہ چھلتا ہے لاکھون منزل کے گرد پھیلا ہوا کہ ہزار بار نظر اوٹھے اور تھک رہے ہرگز کام نہ کر سکے پھر اِس سرے سے اوس سرے تک داد ہے فریاد ہے ارے کمر ٹوٹ گئی ہائے غضب ٹوٹ پڑا واویلا کیسی کرون واحسرتا کیونکر اوٹھون میرے مولے مین مرتا آقا میرا دم چلا پیارے کلیجہ نکل گیا مین قربان کدھر ہو جلد خبر لو جان لب پر آئی ہے تاج والے کی دوہائی ہے اسکے سوا کوئی آواز نہین اب کسکی سنین کدھر کدھر جائین کیا کیا کرین کیونکر سب کے زخم دل پر مرہم دھرین لاکھون کو وزن اعمال کے لیے لائے ہین میزان کھڑی کی ہے نامۂ اعمال کھولے جاتے ہین۔

غزل

مجرم ہیبت زدہ جب فردِ عصیان لیچلا
لطف شہ تسکین دینا پیش یزدان لیچلا

دلکے آئینہ مین جو تصویر جانان لیچلا
محفل جنت کی آرائش کا سامان لیچلا

رہرو جنت کو طیبہ کا بیابان لیچلا
دامن دل کھینچتا خار مغیلان لیچلا

گل نہو جائے چراغ زینت گلشن کہین
اپنے سر مین مین ہوائے دشتِ جانان لیچلا

روئے عالمتاب نے بانٹا جو باڑا نور کا
ماہ نو کشتی پیالا مہر تابان لیچلا

گو زمانہ کی کوئی نعمت نہین موے کر پاس
پر زمانہ نعمتون سے بھر کے دامان لیچلا

تیری ہیبت سے ملا تاج سلاطین خاک مین
تیری رحمت سے گدا تختِ سلیمان لیچلا

ایسی شوکت پر کہ اوڑتا ہے پھریرا عرش پر
جس گدائے آرزو کی اونکو مہمان لیچلا

دبدبہ کس سے بیان ہو اونکے نام پاک کا
شیر کے موہنہ سے سلامت جان سلمان لیچلا

صدقے اس رحمت کے اونکو روز محشر ہر طرف
ناشکیبا شور فریادِ اسیران لیچلا

ساز و سامان گدائے کوئے سرور کیا کہون
اوسکا منگتا سروری کے ساز و سامان لیچلا

دو قدم بھی چل نسکتے ہم سرِ شمشیر تیز
ہاتھ پکڑے رَبِّ سَلِّم کا نگہبان لیچلا

دستگیر خستہ حالان دستگیری کیجیے
پاؤن مین رعشہ ہے سر پر بار عصیان لیچلا

وقت آخر ناامیدی مین وہ صورت دیکھکر
دل شکستہ دل کے ہر پارہ مین قرآن لیچلا

قیدیونکی جنبش ابرو سے بیڑی کاٹ دو
ورنہ جرمون کا تسلسل سوئے زندان لیچلا

روز محشر شاد ہون عاصی کہ پیش کبریا
رحم اونکو امتی گویان و گریان لیچلا

شکل شبنم رات بھر روتا ترا ابر کرم
صبح محشر صورت گل ہمکو خندان لیچلا

کشتگان ناز کی قسمت کے صدقے جائیے
اونکو مقتل مین تماشائے شہیدان لیچلا

اٹھتے اسلام چمکا کفر کی ظلمت چھٹی
بدر مین جب وہ ہلال تیغ بران لیچلا

بزم امکان کو خدا نے پہلے دین آرائشین
پھر مرے دولہا کو سوئے بزم امکان لیچلا

اللہ اللہ صرصر طیبہ کی رنگ آمیزیان — ہر بگولا نزہت سرو گلستان لیچلا

غمزدون کی جب شفاعت نے کیا امیدوار — عفو خوشخبری سنا تا پیش یزدان لیچلا

قطرہ قطرہ اونکے گھر سے بحر عرفان ہوگیا — ذرہ ذرہ اونکے در سے مہر تابان لیچلا

صبح محشر ہر ادائے عارض روشن مین وہ — شمع نور افشان لیئے شام غریبان لیچلا

شافع روز قیامت کا ہون ادنے امتی — پھر حسن کیا غم اگر ہین بار عصیان لیچلا

آہ ہنگامہ دار و گیر گرم ہے ہزارون کو اوس تیز تلوار پر چلانے لیچلے ہین جسکے نیچے کرور ون منزل تک آگ کی لپٹین نکلتین محلون برابر چنگاریان اوڑتین پاون ڈگمگا رہے ہین گرے تو کہین پتا نہین اور سہارا دین تو ہی اور نہ کوئی خبر گیران نہ پرسان حال پریشان جو پار اوتر گئے اون کا پیاس سے برا حال ہے پانی پلائین تو ہی پلائین اودھر نہین جاتے تو خدا جانے آفت رسیدون پر کیا گزرے کونسا پلہ بھاری ٹھہرے ادھر نہ آئین تو یہ بیکس بے یار برباد ہوگئے ٹھکانا نہ لگا رہا ایک ان کا دم اور جہان بھر کی خبر گیری اتنا عظیم ازدحام اور اسقدر مختلف کام اور اس درجہ فاصلون پر مقام اور اونھین کے خدا کی قسم انھین ایک ایک وس سے زیادہ پیارا جیسے مان کو اکلوتا بچہ نے لپر ہجوم آلام زبان پر خدا کا نام آنکھون سے اشک روان ہر طرف بنیا بانہ دوان ادھر گرتے کو سنبھالا اودھر ڈوبتے کو نکالا یہان روتے کے آنسو پونچھے وہان جلتے کو بجھایا۔

غزل

تمھارا نام مصیبت مین جب لیا ہوگا — ہمارا بگڑا ہوا کام بنگیا ہوگا

گناہگار پہ جب لطف آپکا ہوگا
کیا بغیر کیا نے کیا کیا ہوگا

خدا کا فضل ہوا ہوگا دستگیر ضرور
جو گرتے گرتے ترا نام لیلیا ہوگا

دکھائینگی محشر مین شان محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپکا کہا ہوگا

خدائے پاک کی چاہینگے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی انکی چاہتا ہوگا

کسیکے پاؤنکی بیڑی یہ کاٹتے ہونگے
کوئی اسیر غم انکو پکارتا ہوگا

کسیطرف سے صدا آئیگی حضور آؤ
نہین تو دم مین غریبونکا فیصلہ ہوگا

کسیکے پلہ پہ یہ ہونگے وقت وزن عمل
کوئی امید سے مونہ انکا تک رہا ہوگا

کوئی کہیگا دہائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچلگیا ہوگا

کسیکو لیکے چلینگے فرشتے سوئے جحیم
وہ انکا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا

شکستہ پا ہون مرے حال کی خبر کردو
کوئی کسی سے یہ رو رو کے کہہ رہا ہوگا

خدا کیواسطے جلد اونکو اطلاع کرو
کسے خبر ہے کہ دم بھر مین کیا سے کیا ہوگا

پکڑکے ہاتھ کوئی حال دل سنائیگا
تو رو کے قدمون سے کوئی لپٹ گیا ہوگا

زبان سوکھی دکھاکر کوئی لب کوثر
جناب پاک کے قدمون پہ گر پڑا ہوگا

نشان خسرو دین دور کے غلامون کو
لوا حمد کا پرچم تنا رہا ہوگا

کوئی قریب ترازو کوئی لب کوثر
کوئی صراط پر انکو پکارتا ہوگا

یہ بیقرار کریگی صدا غریبون کی
مقدس آنکھون سے تار اشک کا بندھا ہوگا

وہ پاک دل کہ نہین جسکو اپنا اندیشہ
ہجوم فکر و تردد مین گھر گیا ہوگا

ہزار جان فدا نرم نرم پاؤن سے — پکار سنکے اسیرونکی دوڑنا ہوگا

کہ جیسے ڈھونڈتی ہو مان عزیز بچے کو — خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا

خدائی بھر انھین ہاتھونکو دیکھتی ہوگی — زمانہ بھر انھین قدمونپہ لوٹتا ہوگا

بنی ہے دم پہ دوہائی ہے تاج والیکی — یہ غل یہ شور یہ ہنگامہ جا بجا ہوگا

مقام فاصلونپر کام مختلف اتنے — وہ دن ظہور کمالِ حضور کا ہوگا

کہینگے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیرِی — مرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا

دعائے امت بدکار ورد لب ہوگی — خدا کے سامنے سجدے مین سر جھکا ہوگا

غلام اونکی مدد سے نجات پائینگے — عدو حضور کا آفت مین مبتلا ہوگا

مین انکے در کا بھکاری ہون فضل سے ہوگی — حسن فقیر کا جنت مین بسترا ہوگا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ شَفِیعِ الْمُذْنِبِیْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ او غافل بے پرواہ اونکی عظمت وشان سے ناآگاہ اسکا نام مقام محمود ہے اے بڑی شوکت والے تاجدار حسن کی جان تیری قربان

منکرون مین نہ مرا جان نکوکارون مین

صدقے جاؤن ترے مین بھی ہون گنہگارون مین

خدا کیواسطے اس رسوائے عالم کو رسوائے محشر ہونے دینا او لاج رکھنے والے میری لاج تیرے ہاتھ ہے۔

یارب صلِّ وسلِّم دائمًا ابدًا — علٰی نبیک خیر الخلق کلهم

ہی عزیز محبت اوس جناب کی عین ایمان بلکہ ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان کی بھی جان ہی یاد پاک واسطہ نجات کونین و فلاح دارین ارشاد ہوتا ہے۔ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ یعنی جسکے دل مین محبت نہین ایمان نہین اور فرمایا جاتا ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۵ یعنی تم مین سے کوئی مسلمان نہین ہوتا جب تک مین اوسے اوسکے مان باپ اولاد اور سب آدمیون سے زیادہ عزیز نہ ہون۔ اور قاعدہ کی بات ہی جو جسے زیادہ عزیز رکھتا ہے اوسکا ذکر اوسے وظیفہ ہو جاتا ہے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ ذکر حضور کے سامنے اور کسی کے ذکر کا کیا ذکر۔ مگر یہان معاملہ بالعکس نظر آتا ہے۔ ؎

	بھولے بیٹھے ہین ہم اونکو چاہتے ہین وہ ہمین
اولٹی موجین مارتا ہے ای حسن دریائے عشق	

خیال کی جگہ ہے کہ جو روز ولادت سے آجتک ہماری یاد اپنے دل پاک سے فراموش نہ فرمائے اوسے ہم یون بھلا دین ہیہات ہیہات محسن کے احسان کبھی یاد نہ آئین۔ پیارے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا تو خیال امت مین یہ حال اور کیفیت امت دیدنی عمل مولد کہ عمدہ طریقہ یاد والا کا ہے اسکے واسطے ربیع الاول شریف کو ایسا خاص کر لیا گیا کہ گویا اور کسی مہینہ مین مجلس کرنا روا ہی نہین جیسے عید الفطر کے واسطے شوال اور عید اضحے کے لیے ذی الحجہ اس خصوصیت بیجا پر ایک اور آفت ہی کہ جو حضرات اسکے عامل ہین اونمین سے

کوئی بطور رسم بجالاتا ہے کہ ہمارے باپ دادا مجلسیں کرتے آتے ہین۔ ہم نہ کرینگے
تو لوگ کیا کہینگے کوئی نام کے واسطے آسناز بربار ہوتا ہے ؎ آہ آہ از ضعف اسلام
آہ آہ ٭ آہ آہ از نفس خودکام آہ آہ ٭ یہانتک تو پھر خیریت تھی بعض حضرات
خاص مولد کے جواز و عدم جواز مین کلام کرتے ہین کہین اگر بپاس ملاقات طوعاً
و کرہاً جاتے ہین تو جہانتک ہوسکتا ہے کہین بیٹھ بیٹھا کر بعد قیام آتے ہین شاید
کبھی جبراً قہراً آگئے تو قیام کا نام سنتے ہی جی بیٹھ گیا اُوداسی چھا گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْن ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ ؎ پھر بہار آئی ہوئے سامان پھر میلاد کے ٭
عرش سے آنے لگے تحفے مبارکباد کے ٭ غنچے چٹکے گل کھلے چلنے لگی باد نسیم ٭
رنگ لائے چہچہے پھر بلبل ناشاد کے ٭ حدیث شریف مین ہے حضور اقدس
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سیدنا جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرماتے ہین یَا جَابِرُ
اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُّوْرِہٖ ۝ اے جابر بیشک اللہ نے تمام
عالم سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا اروزاول کہ آدم و حوّا چاند سورج
زمین و آسمان کل موجودات تمام مخلوقات سراپردہ عدم مین تھی اور وہ نور سراپا
ظہور عرش معلے پر جگہ پائے ہوئے آئینہ داری جمال الٰہی مین مصروف تھا بحر
قدم کا موج اولین نخل کائنات کی اصل متین یہی نور ہے اگر کشتی نوح کی آپ
ناخدائی نہ فرماتے موج تلاطم سے رہائی غیر متصور تھی اور اگر جناب خلیل اس امانت سے

امین نہوتے تو نار نمرود غیرت خلد کیونکر بنتی عالم ایجاد مین کوئی شے ایسی نہین
جو حضور کی ذات مستجمع صفات سے بہرور نہو ذات کریم کنز مخفی تھی جب
منظور ہوا کہ اپنے بندون کو پیدا کرین اور اپنی اور اپنے محبوب کی شان جلوۂ
ظہور پائے اپنے نور سے نور محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بنایا پھر اوس نور منور کو
جوہر لطیف بنا کر دس ٹکڑے کیئے نو ٹکڑون سے عرش و کرسی لوح و قلم جنت و
دوزخ چاند سورج ملئکہ بنائے دسوین ٹکرے سے وہ پیاری پیاری روح
جلوہ ظہور کی شمع انجمن ہوئی جسکی ادنے چمک سے چودہ طبق روشن ہوجائین
ایک جھلک سے تحت ثری سے عالم بالا تک عالم چراغان ہو پھر جبریل امین
کو حکم رب العلمین جل شانہ پہنچا کہ سطح خاک پر جا اور جہان کی خاک پاک دیکھے لا۔
روح اعظم حکم محکم پاکر زمین پر آئے اور زمین مکہ سے خاک طلب کرنے لگے زمین
اس طلب کو سنکر اسقدر فرحناک ہوئی کہ خوشی کے سمانے کی گنجائش نرہی
اور حالت وجد مین شق ہوگئی گویا زبان حال سے گویا تھی کہ اے ایسی خوشی کی
خبر سنانے والے مین تیرے قربان ایسے پیارے محبوب کی طینت پاک کیلیے
تو اس افتادہ و خاکسار کی جان حاضر ہے جبریل علیہ السلام وہان کی خاک لیکر
زیر عرش پہنچے۔ پھر اس خاک پاک کو آب طہور سے تخمیر کر کے طینت حضور بنائی اور
اطباق افلاک و زمین ہفتگین پھرایا گیا پھرانا اس سبب سے تھا کہ آسمانون کے بسنے والے
اور زمینون کے رہنے والے آگاہی پائین کہ یہ سلطان کونین محبوب رب المشرقین

ہی جسکا سر اوسکی جناب مین جھکا وہ جناب باری مین سربلند ہے جسنے اپنا ہاتھہ
اوسکے ہاتھہ مین دیا اوسکا ہاتھہ خدا کے ہاتھہ مین ہے یا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمْ جب تا لب حضرت آدم علیہ السلام بنکر تیار اور نفخ
روح کو حکم کردگار ہوا روح اس کالبد خاکی کو دیکھہ کر گھبرانے لگی جب وہ
شمع بزم انبیا سے جبین ابوالبشر کی تقدیر چمکی دیکھتے ہی ہزار جان سے قربان ہوکر
جسم پاک مین در آئی پھر تو قوم انسان کا سلسلہ بڑھ چلا یہانتک کہ وہ آفتاب
عرب اصلاب طیبہ وارحام طاہرہ سے نقل کرتا زیب برج ہاشمی ہوکر چشم
وچراغ عبد المطلب ہوا روایت ہے حضرت عبد المطلب ایک روز وسادہ
راحت پر محو خواب تھے کہ ناگاہ آنکھین ملتی ہوئی جاگ اوٹھی ناگہان عالم رویا مین
دیکھا کہ ایک شجر سرسبز وشاداب زمین سے اوگا اور طرفۃ العین مین اتنا بلند
ہوا کہ آسمان تک پہنچا اوسکی شاخین مشرق ومغرب مین پھیل گیئن اور اوس سے
وہ نور عظیم چمکا کہ ضیائے آفتاب سے ستر حصہ زیادہ تھا عرب وعجم کو اوس کے
حضور سجدہ کنان دیکھا اور وہ درخت آنًا فانًا بڑھتا اور زیادہ بلند وروشن
ہوتا جاتا ہے کبھی میری نگاہ سے چھپ جاتا اور کبھی ظاہر ہو جاتا اور کچھہ
قریشی لوگ دیکھے کہ اوسکی شاخین پکڑے بیٹھے ہین اور کچھہ لوگ اوسکے قطع و
برید بن ہاین جب وہ اوسکے قریب جاتے ہین ایک جوان کہ اوس سے زیادہ
خوبصورت اور خوشبو دار کسیکو نہ دیکھا تھا اونکی پیٹھین توڑ ڈالتا اور آنکھین نکال

لیتاہے انھون نے اپنا ہاتھہ بلند کیا کہ اس درخت سے بہرہ یاب ہون ایک کہنے والا کہتا ہے کہ یہ تو اونکا حصہ ہوچکا ہے جو آگے سے اوس تک پہنچگیے ہین اور اوسکی ڈالیان پکڑلی ہین اس خواب نے وہ مسرت تازہ و فرحت بے اندازہ بخشی کہ نصیب کے ساتھہ ہی آنکھہ بھی کھل گئی حضرت عبد المطلب اوٹھے اور کس کیفیت مین کیف بادہ دیدار سے آنکھین جھکی ہوئین تجلیات پیہم سے دل ایک نور کا پتلا بنا ہوا چشمۂ چشم سے بحر طلعت طور کا کنارا ملا ہوا نسیم صبح سعادت سے دامن مراد کی کلیان کہل گیئین دونون جہان کی مرادین ایک ہی نظارہ مین مل گیئین اُس زمانہ مین ایک کاہنہ علم کہانت مین بےمثل تھی حضرت عبد المطلب نے اوس سے ماجرائے خواب بیان کیا سنتے ہی رنگ رو کے ساتھہ ہوش بھی پرواز کر گئے گھبرا گئی حواس باختہ ہوکے بولی اگر یہ خواب سچا ہے تو اے عبد المطلب تمہاری صلب سے وہ چمکتا آفتاب طلوع کریگا جسکی ضیا سے گرفتاران ظلمت کفر کے دن پھر ینگے جسکی روشنی تحت ثرے سے تا عالم بالا پہنچیگی اور قریب ہو کہ وہ بادشاہ اسلام پناہ امت پرور غریب نواز بیکسون کا والی بے یارون کا حامی پیدا ہو جسکی قاہر حکومت عظیم سلطنت مشرق مغرب کو گھیر لے جسکے حضور تمام سرکشانِ عالم گردن جھکائین سلطان و گدا سب اوسیکا دم بھرتے نظر آئین عبد المطلب تعبیر سنکر بہت شاد و خرم واپس آئے پھر اوس نور پرتو تجلی طور نے پشت جناب عبد المطلب مین قرار پکڑا ۔ لکھا ہے حضرت

عبد اللہ فرماتے ہین جب مین جانب وادے بطحا جاتا ہون میری پیٹھ سے ایک نور نکلتا ہے اور شکل چتر میرے سر پر سایہ گستر ہوتا ہے در ہائے فلک کھلتے ہین۔ پھر وہ نور سراپا ظہور بسان ابر وہان جاتا ہے پھر میری پشت مین سما جاتا ہے جس درخت خشک کے نیچے بیٹھتا ہون ہرا ہو جاتا ہے سچ فرمایا تونے اے بڑی امانت کے امین درخت کیون نہ ہرے ہون اوس بہار گلزار کونین کا تو نام لیے دل پژمردہ ہرے ہوتے ہین آنکھون مین ٹھنڈک کلیجہ مین خنکی آتی ہے مدینہ طیبہ کس کے قدم کی برکت سے طیب و طاہر ہے جنت سے پر بہار باغ پر مدینہ نے کس پھول کی دار السلطنت بنی سے فضیلت پائی

غزل

کہون کیا حال زاہد وادے طیبہ کی نزہت کا
کہ ہے خلد برین چھوٹا سا ٹکڑا میری جنت کا

تعالے اللہ شوکت تیرے نام پاک کی آقا
کہ ابتک عرش اعلے کو ہے سکتہ تیری ہیبت کا

وکیل اپنا کیا ہے احمد مختار کو مین نے
نہ کیونکر پھر رہائی میری منشا ہو عدالت کا

بلاتے ہین اوسیکو جسکی بگڑی وہ بناتے ہین
کمر بندھنا دیار طیبہ کو کھلنا ہے قسمت کا

کھلین اسلام کی آنکھین ہوا سارا جہان روشن

عرب کے چاند صدقے کیا ہی کہنا تیری طلعت کا
نکر رسوائے محشر واسطہ محبوب کا یارب
یہ مجرم دور سے آیا ہے سنکر نام رحمت کا
مرادین مانگنے سے پہلے ملتی ہین مدینے مین
ہجوم جودنے روکا ہے بڑھنا دست حاجت کا
شب اسرے ترے جلوہ نے کچھ ایسا سمان باندھا
کہ ابتک عرش اعظم منتظر ہے تیری رحمت کا
یہان کے ڈوبتے دم مین اودھر جاکر اُبھرتے ہین
کنارا ایک ہے بحر ندامت بحر رحمت کا
غنی ہے دل بھرے ہے نعمت کونین سے دامن
گدا ہون مین فقیر آستان خود بدولت کا
طواف روضۂ مولیٰ پہ ناواقف بگڑتے ہین
عقیدہ اور ہی کچھ ہے ادب دان محبت کا
خزان غم سے رکھنا دور مجکو اوسکے صدقے مین
جو گل اے باغبان ہے عطر تیرے باغ صنعت کا
الٰہی بعد مردن پردہائے حائل اوٹھ جائین
اوجالا میرے مرقد مین ہو اونکی شمع تربت کا

سنا ہے روز محشر آپ ہی کا منھ تکینگے سب
کہاں پورا ہوا مطلب دل مشتاق رویت کا

وجود پاک باعث خلقت مخلوق کا ٹھہرا
تمہاری شان وحدت سے ہوا اظہار کثرت کا

ہمیں بھی یاد رکھنا ساکنان کوچۂ جانان
سلام شوق پہنچے بیکسان دشت غربت کا

حسن سرکار طیبہ کا عجب دربار عالی ہے
در دولت پہ اک میلا لگا ہے اہل حاجت کا

روایت ہی جب حضرت عبد اللہ سن بلوغ کو پہنچے شاہان دہر و محتشمان زمانہ آپکی طلب مین سرگرم ہوئے بعد بسیار جد و کد حضرت آمنہ سے نامزد کیا پھر وہ نور مبارک صلب پدر سے نکلکر رحم مادر مین جاگزین ہوا آمنہ پاک فرماتی ہین پہلے مہینے مین حضرت آدم دوسرے مین جناب ادریس تیسرے مین حضرت نوح چوتھے مین جناب خلیل پانچوین مین حضرت اسمعیل چھٹے مین جناب کلیم ساتوین مین حضرت داود آٹھوین مین سلیمان نوین مین جناب عیسی علیہم الصلاۃ والسلام مژدۂ ولادت پسر نامور سناتے آئے اور حضرت مسیح نے فرمایا جب یہ نور خدا جلوہ فرما ہو تو اسکا نام پاک محمد رکھنا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اور فرماتی ہین جب مین حاملہ ہوئی کسی شخص نے مجھ سے خواب مین کہا تیرے پیٹ مین اس امت کا سردار ہے اور

فرماتی ہین مجکو کوئی اثر حمل کا معلوم نہوا جتنے جتنے دن قریب آتے گئے آواز مرحبا
چار طرفسے زیادہ زیادہ آنے لگی اس سے پہلے قریش سخت سخت مصیبتون مین گرفتار
تھے اشجار و اثمار سب خشک بے سازو برگی کے سوا کوئی پھولا پھلا نہ تھا جب حضور
بطن مادر مین جلوہ گستر ہوئے سب عسرت عشرت ہو گئی بیدست و پائی نے مخلوق
سے ہاتھ اوٹھایا تہیدستی سے ہاتھ خالی ہوئے شب ولادت عرش جھوما ستارے
زمین کیطرف مائل گھر گھر شادی کی رسوم ہر طرف مبارکباد کی دھوم شور
مرحبا سے کان پڑے آواز نہ سنائی دی بُشْریٰ لکم کی صدائین بلند در و دیوار
پر بہارین لوٹین خزان و شیطان بتیمار نسیم بہار چلی شاخ شاخ سے گلے ملی فاختہ
شور گو گو چھوڑ کر منتظر لقا بلبل ناشاد کے دن پھرے گل فرط مسرت سے پھولے
نہ سمائے کلیون کی چٹک سے صَلَاةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ کی آواز آئی سرو
آزاد منتظر نرگس کو پلک مارنا دشوار سحاب رحمت اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى هٰذَا النَّبِيِّ
الْكَرِيْمِ کہتا گھر آیا بوندیان شوق دیدار مین درود پڑھتی اوترین بجلیون نے
سورہ نور ورد زبان کی۔ اے انجمن والو ہوشیار با ادب با نصیب بے ادب
بے نصیب دست بستہ ہو کر درود پڑھو یہ وقت وہ ہے کہ آفتاب رسالت
باہزاران جاہ و جلال افق سعادت سے چمکنے والا ہے۔ گل بستان نبوت شاخ
سو رنگینیون کے کھلا چاہتا ہے جن و انسان۔ ملک و وحوش و طیور چشم
براہ و گوش بر آواز ہین انبیائے کرام و مرسلین عظام منتظر کہ کب وہ شمع بزم خلوت

رونق انجمن جلوت ہو ملئکہ پرے جمائے دست بستہ فرط ادب سے سر جھکائے اوس نوشاہ کی سلامی کو حاضر اے گدایان کوئے محمدی صلاۃ وسلام عرض کرو تمہارے حامی تمہارے والی تمہارے یاور تمہارے سرور تمہارے آقا تمہارے مولی تمہارے سردار تمہارے غمخوار تمہارے پیارے احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی سواری آتی ہے ہان اے مشتاقان دیدار آنکھون کے فرش کرنیکا وقت آپہنچا ہان اے کشتگان فراق کچھ خبر ہے مژدہ ہو کہ وہ جان مسیح جان بخش عالم تشریف لاتا ہے ۔

غزل

سر صبح سعادت نے گریبان سے نکالا — ظلمت کو ملا عالم امکان سے نکالا
پیدائش محبوب کی شادی مین خدا نے — مدت کے گرفتارون کو زندان سے نکالا
رحمت کا خزانہ پئے تقسیم گدایان — اللہ نے تہ خانہ پنہان سے نکالا
خوشبو نے عنادل سے چھڑائے چمن و گل — جلوہ نے پتنگون کو شبستان سے نکالا
ہے حسن گلوئے مہ بطحا سے یہ روشن — اب مہر نے سر اون کے گریبان سے نکالا
پردہ جو ترے جلوہ رنگین نے اوٹھایا — صرصر کا عمل صحن گلستان سے نکالا
اوس ماہ نے جب مہر سے کی جلوہ نمائی — تاریکیون کو شام غریبان سے نکالا
اے مہر کرم تیری تجلی کی ادا نے — ذرون کو بلائے شب ہجران سے نکالا
صدقے ترے اے مردمک دیدہ یعقوب — یوسف کو تری چاہ نے کنعان سے نکالا
ہم ڈوبنے ہی کو تھے کہ آقا نے مدد کی — گرداب سے کھینچا ہمین طوفان سے نکالا

امت کے کلیجہ کی خلش تمنے مٹا ئی	ٹوٹے ہوئے نشتر کو رگ جان سے نکالا
ان ہاتھونکے قربان کہ ان ہاتھو سے تمنے	خار رہِ غم پائے غریبان سے نکالا
ارمان زدون کی ہین تمنائین بھی پیاری	ارمان نکالا تو کس ارمان سے نکالا
یہ گردن پر نور کا پھیلا ہے اوجالا	یا صبح نے سر اونکے گریبان سے نکالا
گلزار براہیم کیا نار کو جس نے	اوسنے ہی ہمین آتش سوزان سے نکالا
دینی تھی جو عالم کے حسینون کو ملاحت	تھوڑا سا نمک اونکے نمکدان سے نکالا
قرآن کے حواشی پہ جلالین لکھی ہے	مضمون یہ خط عارض تابان سے نکالا
قربان ہوا بندگی پر لطف رہائی	یون بندہ بنا کر ہمین زندان سے نکالا
اے آہ مرے دل کی لگی اور نہ بجھتی	کیون تو نے دھوان سینۂ سوزان سے نکالا
مدفن ہمین پھینک آئینگے احباب گڑھے مین	تابوت اگر کوچۂ جانان سے نکالا
کیون شور ہے کیا حشر کا ہنگامہ بپا ہے	یا تمنے قدم گور غریبان سے نکالا
لاکھون ترے صدقے مین کہینگے دم محشر	زندان سے نکالا ہمین زندان سے نکالا
جو بات لب حضرت عیسے نے دکھائی	وہ کام یہان جنبش دامان سے نکالا
سونہہ مانگی مرادون سے بھری جیب عالم	جب دست کرم آپنے دامان سے نکالا
کانٹا غم عقبے کا حسن اپنے جگر سے	امت نے خیال سر مژگان سے نکالا

غزل

پر نور ہے زمانہ صبح شب ولادت	پردہ اوٹھا ہے کسکا صبح شب ولادت

جلوہ ہے حق کا جلوہ صبح شب ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبح شب ولادت

فصل بہار آئی شکل نگار آئی
گلزار ہے زمانہ صبح شب ولادت

شاخون پہ مرغ چہکے پھولون کے باغ مہکے
عہد بہار آیا صبح شب ولادت

پژمردہ حسرتون کے سب کھیت لہلہائے
جاری ہوا وہ دریا صبح شب ولادت

گل ہے چراغ صرصر گل سے چمن معطر
آیا کچھ ایسا جھونکا صبح شب ولادت

قطرہ میں لاکھ دریا گل مین ہزار گلشن
نشو و نما ہے کیا کیا صبح شب ولادت

جنت کے ہر مکان کی آئینہ بندیان ہین
آراستہ ہے دنیا صبح شب ولادت

دل جگمگا رہے ہین قسمت چمک اٹھی ہے
پھیلا نیا اوجالا صبح شب ولادت

چٹکے ہوئے دلون کے ماتکے میں پھل چھوٹے
ابر کرم وہ برسا صبح شب ولادت

بلبل کا آشیانہ چھایا گیا گلون سے
قسمت نے رنگ بدلا صبح شب ولادت

ارض و سما سے منگتا دوڑے ہین بھیک لینے
بانٹے گا کون باڑا صبح شب ولادت

انوار کی ضیائین پھیلی ہین شام ہی سے
رکھتی ہے مہر کیسا صبح شب ولادت

مکہ مین شام کے گھر روشن ہین ہر نگہ پر
چمکا ہے وہ اوجالا صبح شب ولادت

شوکت کا دبدبہ ہے ہیبت کا زلزلہ ہے
شق ہے مکان کسریٰ صبح شب ولادت

خطبہ ہوا زمین پر سکہ پڑا افلاک پر
پایا جہان نے آقا صبح شب ولادت

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلیگا
عالم نے رنگ بدلا صبح شب ولادت

روح الامین نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اوڑا پھریرا صبح شب ولادت

دونون جہان کی شاہی ناکتخدا دلھن تھی
پایا دولھن نے دولھا صبح شب ولادت

پڑھتے ہین عرش والے سنتے ہین فرش والے
سلطان نو کا خطبہ صبح شب ولادت

چاندی ہے مفلسونکی باندی ہی خوش نصیبی
آیا کرم کا داتا صبح شب ولادت

عالم کے دفترون مین ترمیم ہو رہی ہے
بدلا ہے رنگ دنیا صبح شب ولادت

ظلمت کے ایک رجسٹر حرف غلط ہوئی ہین
کاٹا گیا سیاہا صبح شب ولادت

ملک ازل کا سرور سب سرورونکا سرور
تخت ابد پہ بیٹھا صبح شب ولادت

سوکھا پڑا ہے ساوا دریا ہوا سماوا
ہے خشک و تر پہ قبضہ صبح شب ولادت

نوابیان سدھارین جاری ہین شاہی آئین
کچا ہوا اعلاقہ صبح شب ولادت

دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے
خورشید ہے وہ چمکا صبح شب ولادت

قربان اے دوشنبہ تجھپر ہزار جمعے
وہ فضل تونے پایا صبح شب ولادت

پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صبح شب ولادت

وہ مصر مہر فرما وہ ماہ عالم آرا
تارون کی چھاؤن آیا صبح شب ولادت

نوشہ بناؤن اونکو دولھا بناؤن آنکو
ہے عرش تک یہ شہرہ صبح شب ولادت

شادی رچی ہوئی ہے بجتے ہین شادیانے
دولھا بنا وہ دولھا صبح شب ولادت

محروم رہ نہ جائین دن رات برکتون سے
اسواسطے وہ آیا صبح شب ولادت

عرش عظیم جھومے کعبہ زمین چومے
آتا ہو عرش والا صبح شب ولادت

ہشیار ہون بھکاری نزدیک ہے سواری
یہ کہہ رہا ہے ڈنکا صبح شب ولادت

بندونکو عیش وشادی لی عدا کو نامرادی
کڑکیت کا ہے کڑکا صبح شب ولادت

تارے ڈھلک کر آئے کاسے کٹورے لائے
یعنی ٹپکیگا صدقہ صبح شب ولادت

آمد کا شور سنکر گھبرائے ہین بھکاری
گھیرے کھڑے ہین رستہ صبح شب ولادت

ہر جان منتظر ہے ہر دیدہ رہ نگر ہے
غوغا ہے مرحبا کا صبح شب ولادت

جبریل سر جھکائے قدسی پر بچھائے
ہین سرو قد ستادہ صبح شب ولادت

کس داب کس ادب سے کس جوش کس طرب سے
پڑھتے ہین اون کا کلمہ صبح شب ولادت

ہان دین والو اوٹھو تعظیم والو اوٹھو
آیا تمھارا مولےٰ صبح شب ولادت

اوٹھو حضور آئے شاہ غیور آئے
سلطان دین و دنیا صبح شب ولادت

اوٹھو ملک اوٹھے ہین عرش و فلک اٹھے ہین
کرتے ہین اونکو سجدہ صبح شب ولادت

آو فقیرو آو موہنہ مانگی آس پاؤ
باب کریم وا ہے صبح شب ولادت

سوکھی زبانو آؤ ہو جلتی جانو آو
لہرا رہا ہے دریا صبح شب ولادت

مرجھائی کلیون آؤ کمھلائے پھولون آؤ
برسا کرم کا جھالا صبح شب ولادت

تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صبح شب ولادت

تاریک رات غم کی لائی بلا ستم کی
صدقہ تجلیون کا صبح شب ولادت

لایا ہے شیر تیرا نور خدا کا جلوہ
دل کر دے دودھ دھویا صبح شب ولادت

بانٹا ہے دو جہان مین نور خدا کا باڑا
دیدے حسن کا حصہ صبح شب ولادت

عرض سلام بارگاہ حضرت خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام

السلام اے خسرو دنیا و دین　　السلام اے راحت جانِ حزین

السلام اے بادشاہ دوجہان　　السلام اے سرور کون و مکان

السلام اے نور ایمان السلام　　السلام اے راحت جان السلام

اے شکیب جان مضطر السلام　　آفتاب ذرہ پرور السلام

درد و غم کے چارہ فرما السلام　　دردمندون کے مسیحا السلام

اے مرادین دینے والے السلام　　دونون عالم کے اوجالے السلام

درد و غم مین مبتلا ہے یہ غریب　　دم چلا تیری دوہائی اے طبیب

بدنصیبون سا فگار روح مضطر جی نڈھال　　درد عصیان سے ہوا ہے غیر حال

بے سہارون کے سہارے آپ ہین　　حامی و یاور ہمارے آپ ہین

ہم غریبون پر کرم فرمایئے　　بدنصیبون پر کرم فرمایئے

بیقرارون کے سرہانے آیئے　　دلفگارون کے سرہانے آیئے

جان بلب کی چارہ فرمائی کرو　　جان چلے ہو مسیحائی کرو

شام ہے نزدیک منزل دور ہے　　پاؤن کیا یان جان تک رنجور ہے

مغربی گوشون مین پھولی ہے شفق　　زردی خورشید سے ہے رنگ فق

راہ نامعلوم صحرا پر خطر　　کوئی ساتھی ہے نہ کوئی راہبر

طائرون نے بھی بسیرا لیلیا　　خواہش پرواز کو رخصت کیا

ہر طرف کرتا ہون حیرت سے نگاہ | پر نہین ملتی کسی صورت سے راہ
سو بلائین چشم تر کے سامنے | یاس کی صورت نظر کے سامنے
ظلمتین شب کی غضب ڈھانے لگین | کالی کالی بدلیان چھانے لگین
دل پریشان بات گھبرائی ہوئی | شکل پر افسردگی چھائی ہوئی
ان بلاؤن مین پھنسا ہے خانہ زاد | آفتون مین مبتلا ہے خانہ زاد
اے عرب کے چاند اے مہر عجم | اے حرم کے انور اے شمع حرم
فرش کی زینت ہے دم سے آپکے | عرش کی عزت قدم سے آپکے
آپ سے ہے جلوہ حق کا ظہور | آپ ہی ہین نور کی آنکھون کے نور
آپ سے روشن ہوئے کون و مکان | آپ سے پر نور ہے بزم جہان
اے خداوند عرب شاہ عجم | کیجیے ہندی غلامون پر کرم
ہم سیہ کارون پہ رحمت کیجیے | تیرہ بختون کی حمایت کیجیے
اپنے بندون کی مدد فرمایئے | پیارے حامی مسکراتے آیئے
ہو اگر شان تبسم کا کرم | صبح ہو جائے شب دیجور غم
ظلمتون مین گم ہوا ہے راستا | المدد اے خندہ دندان نما
ہان دکھا جانا تجلی کی ادا | ٹھوکرین کھاتا ہے پردیسی ترا
دیکھیے کب تک چمکتے ہین نصیب | دیر سے ہے لو لگائے یہ غریب
ملتجی ہون مین عرب کے چاند سے | اپنے رب سے اپنے رب کے چاند سے

مین بھکاری ہون تمھارا تم غنی
تنگ آیا ہون دل ناکام سے

لاج رکھہ لو میرے پھیلے ہاتھ کی
اس نکمّے کو لگا دو کام سے

آپ کا دربار ہے عرش اشتباہ
مانگتے پھرتے ہین سلطان و امیر

آپکی سرکار ہے بیکس پناہ
رات دن پھیری لگاتے ہین فقیر

غمزدون کو آپ کر دیتے ہین شاد
سبکو ملجاتی ہے مونہ مانگی مراد

مین تمھارا ہون گدائے بینوا
کیجیے اپنے بینواؤن پر عطا

مین غلام ہیچکارہ ہون حضور
ہیچکارون پر کرم ہے پرضرور

اچھے اچھون کے ہین گاہک ہر کہین
ہم بدون کی ہے خریداری ہمین

کیجیے رحمت حسن پر کیجیے
دونون عالم کی مرادین دیجیے

بعد ولادت حضور حضور رب قدیر مین سجدہ کنان ہوئے اور انگشت شہادت آسمان کیطرف اوٹھا کر لب اعجاز سے فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ سوا خدا کے کوئی سچا معبود نہین بیشک مین رسولِ خدا ہون پھر شان کرم نے اور ہی جلوے دکھائے۔ غریبان امت یاد آئے دعائے مغفرت کے لیے لب جان بخش کو تکلیف جنبش دی جناب باری مین عاجزانہ طور سے یہ عرض کی یَارَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنے اے رب میرے گنہگاران امت کو مجھے دیدال قربان اے ہمسے غافلون کی یاد کرنے والے ہان عاصیو ایسے محسن پیارے پر نثار ہونا چاہیے دیکھو بعد ادائے کلمۂ شہادت واظہار شان رسالت تمھارے ہی

یاد آئی تمھاری ہی رستگاری کی دعا فرمائی اللہ جل شانہ نے فرمایا وَهَبْتُكَ
اُمَّتَكَ بِاَعْلٰى هِمَّتِكَ ہمنے تمھیں بخشدی تمھاری امت بہ سبب تمھاری ہمت
بلند کے پھر ملئکہ سے ارشاد ہوا اِشْهَدُوْا يَا مَلٰٓئِكَتِیْ اِنَّ حَبِيْبِیْ لَا يَنْسٰى اُمَّتَهٗ
عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَكَيْفَ يَنْسَاهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اے میرے فرشتو گواہ رہو تحقیق حبیب
میرا نہ بھولا اپنی امت وقت ولادت کے پس کیونکر بھولیگا دن قیامت کے اور
ہاتف غیب نے ندا دی جو اس امت کے والی پر ایک درود بھیجیگا جناب
باری تعالیٰ اسپر دس درود بھیجے گا اور دس نیکیان اسکے نامۂ اعمال مین
بڑھائیگا اور دس برائیان مٹائیگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى هٰذَا النَّبِیِّ الْكَرِيْمِ
اے عزیز درود وسیلۂ مغفرت و موجب سعادت ہو جو دم اس سے غفلت
مین گزرتا ہے اس دولت ابد مدت مین تیرے لیے کمی ہو جاتی ہے ہان فقیر
دامن پھیلا ہاتھ بڑھا اپنی جھولی بھر غافل ہوا غفلت سو جاگ۔ جاگے سو پاوے
ہوشیار اس پیارے پیارے وسیلۂ نجات کو ہاتھ سے نہ دینا دیکھ تو دنیا و
آخرت مین اسکے کیسے کیسے صلے ملتے ہین جسکا ہاتھ اس سے خالی ہے اوسکو دامن
مراد تک کیونکر دسترس ہو سکتی ہے طائر دعا بے اسکے بے پر و بال ہے۔
آشیانۂ قبول تک رسائی محال ہے اور وعدہ فرماتے ہین جو ہمپر بکثرت
درود پڑھیگا ہم اپنا جلوہ عالم افروز دکھائینگے۔ اور اوسکے بگڑے کام بنائینگے
اے عزیز اب دونون جہان کی نعمتین ایک پلہ مین اور یہ دولت گران سنگ

ایک پلہ مین رکھہ کر میزان ایمان مین تول اور چشم انصاف کھول دیکھہ کونسا پلہ جھکتا ہے اور فرماتے ہین جسنے میری زیارت کی اوسنے شفاعت اپنے حق مین واجب کرلی ان دونون پیارے ارشادونکے ملانے سے کیا کیا پیارا پیارا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے اے گرفتاران گرداب معصیت اب بھی بیڑا پار ہونے مین کچھ شک ہے پڑھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اور کثرت درود پر ناز کرنا اپنے کھرے مال مین بٹا لگانا ہے غنی کی سرکار غنی ہے تو محنت کریگا اجرت پائیگا بلکہ یہان اجرت کا دعوے محض بیجا ہے تو غلام ہے مزدور نہین جو اجر کا مستحق ہو سرکار کا محض فضل ہے۔ تیرا کچھ استحقاق نہین۔ ع زہے عشق اگر برشوت دوست خواہی داشت جانان را سبحان اللہ آقائے نعمت پر کاہیکا احسان ہے۔ شہنشاہ عرش بارگاہ کی سرکار باوقار مین تیرا بیقدر عمل کچھ قدر و منزلت نہین رکھتا درود کو پڑھنے کے طور پڑھ اس خیال سے بچ بچکر چل کہ اپنی مغفرت جرائم کے لیے پڑھتا ہون یہ تیرا معاملہ تو تیرے والی نے اپنے ذمہ لے لیا ہے تیرا سرپرست تیری بگڑی بنی دیکھنے والا تیری مدد پر ہے تجکو چاہیے کہ دائما احسان محسن کے شکریہ مین تہ دل سے عرض کرتا رہ

سلام

اے دین حق کے رہبر تمپر سلام ہر دم
میرے شفیع محشر تم پر سلام ہر دم
ان بیکس و حزین پہ جو کچھ گزر رہی ہے
ظاہر ہے سب وہ تمپر تم پر سلام ہر دم

دنیا و آخرت مین عجب مین رہون سلامت — پیارے پڑھون نہ کیونکر تم پر سلام ہر دم

دل تفتگان فرقت پیاسے ہین مدتون کے — ہم کو بھی جام کوثر تم پر سلام ہر دم

بندہ تمھارے در کا آفت مین مبتلا ہے — رحم اے حبیب داور تم پر سلام ہر دم

بیوارثون کے وارث بیوالیون کے والی — تسکین جان مضطر تم پر سلام ہر دم

للہ اب ہماری فریاد کو پہنچیے — بیحد ہو حال ابتر تم پر سلام ہر دم

جلاد نفس بد سے دیجیے مجھے رہائی — اب ہے گلے پہ خنجر تم پر سلام ہر دم

دریوزہ گر ہون مین بھی ادنی سے اس گلی کا — لطف و کرم ہو مجھ پر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہین ہے میرا مین کس سے داد چاہون — سلطان بندہ پرور تم پر سلام ہر دم

غم کی گھٹائین گھر کر آئی ہین ہر طرف سے — اے مہر ذرہ پرور تم پر سلام ہر دم

بلوا کے اپنے در پر اب دیجیے مجکو عزت — پھرتا ہون خوار در در تم پر سلام ہر دم

محتاج سے تمھارے کرتے ہین سب کنارا — اب اک تمھین ہو یاور تم پر سلام ہر دم

بہر خدا بچاؤ ان خارہائے غم سے — اک دل ہے لاکھ نشتر تم پر سلام ہر دم

کوئی نہین ہمارا ہم کسکے در پہ جائین — اے بیکسون کے یاور تم پر سلام ہر دم

کیا خوف مجکو پیارے نار جحیم سے ہو — تم ہو شفیع محشر تم پر سلام ہر دم

اپنے گدائے در کی لیجے خبر خدارا — کیجے کرم حسن پر تم پر سلام ہر دم

مسلمانو اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ بیشک اللہ اور اللہ کے

فرشتے اس محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہین اے ایمان والو تم بھی درود وسلام بھیجو سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے ہمارے بادشاہ عالم پناہ کا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم درود کے فضائل نامحدود ہین مگر یہ فضل سب سے افضل ہے کہ خداوند جلیل بھیجنے والا محمد مصطفے سے پیغمبر پر بھیجے جل شانہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم منقول ہے کہ جو اس ممدوح باری پر درود بھیجتا ہے وہ مع اپنے ہدیہ کے حضور معلی مین ذکر کیا جاتا ہے ہزار جان گرامی ایسے وسیلہ پر قربان جسکے سبب سے ہم سے روسیاہ آلودہ گناہ ایسے پاک کی دربار دربار مین ذکر کیے جائین ۔ ؎

کیون نہ مرجانیکی حسرت جان بسمل مین ہے	مین نہ ہون اور ذکر میرا تیری محفل مین ہے

درود آئینہ ایمان کی جلا لا علاج امراض کی دوا ہے یہ بھی ثابت کہ اسکے ذاکر کے دلمین وہ پیارا چہرہ تجلی طور جسکی ہر ادا سے نمایان بہار جنت جسکا دھوون جسکے دیدار سے کلیجے ٹھنڈے ہون آنکھون مین روشنی آئے ۔ اکثر جلوہ آرا رہتا ہے ؎

دل کے آئینہ مین ہے تصویر یار	جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

یہ بھی وارد کہ ہنگامہ محشر مین کوئی کسیکا پرسان حال نہ ہوگا سب کو اپنی اپنی پڑیگی ولہذا ہی دلجوئی کسکی تسلی تشفی کیسی اوسوقت جان گزا ہنگامہ ہوش ربا مین عامل درود کے سینہ پر دلاسے کے لیے حضور وہ دست پاک دھرینگے جس سے ہزارون عقدہ لاحل کھل گئے ۔ لاکھون معصیت نامے دھل گئے ۔ جو ہماری دعا کے واسطے جناب باری مین اوٹھا رہے جو ہاتھون ہاتھ خدا انکو پہنچائے

جسکی عطا پر دونون جہان کی نگاہین ہین جو گنہگارون کو دوزخ سے نکالیگا جو گرتون کی روک تھام ہے جس کا ید اللہ نام ہے جو یتیمون کے سر پر ہے جو ہم سے ناکارونکو دوجہان کی نعمتین دے نثار ہو جاؤن جب ایسا مختار کل تاجدار رسل تسلی دے اور مجرم کا دل ہاتھ مین لے . پھر ہول محشر کی کیا جان جو دل مین جگہ پائے آفتاب قیامت کا کیا مونھ . جو ذرا تیزی دکھائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ روایت ہے جو اپ پر سلام بھیجتا ہے رحمت عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اوسے جواب سے مشرف فرماتے ہین مسلمانو اگر اپنی قسمت پر فدا ہو جاؤ تو بجا ہے خدا لگتی کہنا تمہارا منھ ہے کہ ایسی سرکار مین تمہارے سلام کی رسائی ہو اور وہ اپنے لب اعجاز کو تکلیف جواب دین ۔

سلام

اے مدینے کے تاجدار سلام
اے غریبون کے غمگسار سلام

تیری اک اک ادا پہ اے پیارے
سو درودین فدا ہزار سلام

رب سلم کے کہنے والے پر
جان کے ساتھ ہون نثار سلام

میرے پیارے پہ میرے آقا پر
مری جانب سے لاکھ بار سلام

میری بگڑی بنانے والے پر
بھیج اے میرے کردگار سلام

اوس پناہ گناہگاران پر
یہ سلام اور کرور بار سلام

اوس جواب سلام کے صدقے
تا قیامت ہون بےشمار سلام

ساتھ لیجائین اونکی محفل مین	حسرت جان بیقرار سلام
پردہ میرا نہ فاش حشر مین ہو	اے مرے حق کے رازدار سلام
وہ سلامت رہا قیامت مین	پڑھ لیے جسنے دلسے چار سلام
عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا	تجھپہ اے خلد کے بہار سلام

درود پڑھنے والے کو درود غیبت سے مصئون و محفوظ رکھتا ہے حشر مین سایہ عرش عظیم اوسکے سر پر ہے پلہ اوسکی نیکیون کا گران ہوگا۔ **روایت** ہے کہ میدان حشر سے ایک شخص کو حضور جناب کبریا مین لائینگے اوسکا نامہ اعمال سراسر کبائر سے معمور ہوگا پلہ اسکی نیکیون کا ہلکا ہو جائیگا۔ ملئکہ عذاب اوسکو دوزخ مین لیجانے پر مستعد ہونگے ناگاہ ایک نیسان کرم رحمت کا مینھ برساتا جانب میزان تشریف فرما ہوگا اور ایک پرچہ قرطاس نیکیون کے پلّے مین داخل فرمائیگا وہ پلّہ گران ہوکر اوس گرفتار کو غم جان گسل سے سبکدوش کریگا۔ فرشتون سے پوچھیگا یہ کون ہین کہ میرے ٹوٹے حال مین شریک ہوئے۔ یہ کسنے میرے کلیجہ کو ٹکڑے ہونے سے امان دی ملئکہ جوابدینگے یہ گناہگاران امت کے حمایتی احمد مجتبے محمد مصطفی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم تھے اور یہ پرچہ وہ تھا جسپر تونے درود لکھا تھا اہے ایمان والو اس مجرم کی قسمت تو دیکھو ادھر عذاب سے نجات پائی اودھر دولت دیدار ہاتھ آئی۔ اگر سچ پوچھو تو ہزارون جنتین اس ایک نگاہ پر قربان جو ایسے روے رنگین کے دیدار سے مستفیض انوار ہو

مشایخ کرام فرماتے ہین مرید کو اگر پیر کامل نہ ملے درود کی کثرت کرے یہ خدا تک پہنچانے کو کافی ہے مولانا شاہ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین درود پڑھنے والو تم دریاے رحمت کے شناور ہو جب اللّٰھم صلِّ کہا تو بحر کرم ربانی مین غوطہ زن ہوئے جسوقت علیٰ سیدنا و مولانا محمدٍ سے زبان نے مزہ پایا تو بحر رسالت کی موجون مین تھے جسدم و علیٰ اٰلہٖ کہا تو دریاے جود آل مین لہرین کر رہے ہو آہ تشنگان بادیہ معصیت کسیطرح یہ بات سمجھ مین آتی ہے کہ ایسے ایسے بحار پر انوار سے جنسے کشت تمنا سرسبز ہو گلشن ایمان ہرا بھرا لہلہاتا رہے تم تشنہ کام و مایوس پھرو اللّٰھم صلِّ علیٰ سیدنا و مولانا محمدٍ و اٰلہٖ و صحبہٖ و بارک علیہِ **روایت** ہے ایک صاحب محمد نامی درود کی مزاولت رکھتے ایک رات خواب مین دیکھا کہ گھر منزل قمر پر شرف لیگیا ہے تجلیان در و دیوار سے جھلکتی ہین شمیم فردوس مشام جان معطر کر رہی ہے گھر کی کرسی آسمان سے اونچی حضور رحمتِ عالم تشریف فرما ہین اور مجھ سے فرماتے ہین اپنا مونھہ میرے پاس لا ہین بوسہ لون کہ تو اس مونھ سے مجھپر درود بھیجتا ہے گو اوسوقت پاس ادب سمجھا رہا تھا کہ تیرا کیا مونھ جو قرب لبہاے مبارک حاصل کرے مگر تعمیل ارشاد لطف بنیاد سے مجبور ہو کر اپنے مونھ کو ناقابل اعتبار کر کے رخسارہ پیش کیا حضور نے بوسہ لیا جب سو کر اوٹھا تمام

گھر مشک کی خوشبو سے مہکتا پایا اور وہ نکہت جان فزا آٹھ دن تک نکی
اے مسلمانو یہ فضیلت اونھون نے درود مقدس کیوجہ سے پائی یہ دولت
بے بہا اسی ذریعہ سے ان کے ہاتھ آئی اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ جسکے رخسارہ پر
حضور بوسہ دین اوسکو نار دوزخ کی گرمی تک ستائے قسم اوسکی جسنے دونون
جہان میرے آقا کے سبب سے پیدا کیے انشاء اللہ وہ جنتی ہے جَلَّ اللّٰہُ تعالٰی
عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَسَلَّمَ منقول ہے کہ جناب کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو پیام باری
پہنچا کہ اگر تو مجھ سے اتنا قریب ہونا چاہتا ہے جیسے کلام و زبان یا چشم و بصر
تو میرے محبوب پر درود بھیج صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر فرماتے
ہین درود اسطرح گناہون کو مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو جناب انس فرماتے
ہین جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہین اور درود پڑھتے ہین اونکے جدا
ہونیسے پہلے رب غفور اونکے گناہ عفو فرمادیتا ہے رحمت عالم صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فضائل جہاد و حج بیان فرمائے کہ جو حج کرکے جہاد کو
جائے ایک جہاد کا ثواب چارسو حج کی برابر پائے وہ لوگ جنین طاقت جہاد کی
نہ تھی اسکو سنکر دل شکستہ ہو نیلگے حضور پرنور نے ارشاد فرمایا جو مجھپر
درود بھیجیگا وہ ایسی حسنات پائیگا جو چارسو مرتبہ کے مجاہد کو ملنا چاہیے اے مسلمانو
درود پڑھو اپنے غمگسار صلے اللہ تعالے علیہ وسلم یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا
اَبَدًا عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمْ ؛ روایت ہے حضور والا نے چند روز

بی بی آمنہ کا دودھ پیا پھر ثویبہ کنیز ابولہب جنہین اوسنے خوشخبری ولادت سنکر آزاد کیا تھا اس کام پر مقرر ہوئین اے میلاد کی خوشی منانیوالو مقام غور ہے جب بولہب سا کافر ظالم خدا ناترس ناحق کوش جسکی مذمت قرآن فرمائے اس خوشی مین اپنی کنیز کو آزاد کردے تو کیا وہ رؤف رحیم اپنے بندون کو اس خوشی کے صلے مین بند غم سے آزاد نہ فرمائے گا۔ آون روز ون قحط عظیم تھا اور ہوا ئے مکہ نہایت گرم اس لحاظ سے یہ دستور تھا کہ دودھ پلانیوالیان اور شہرون سے آتین اور اطفال شیر خوار کو لیجاکر پرورش کرتین بعد اتمام ایام رضاعت پہنچا کر حق خدمت لیتین حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ جس وقت قافلہ طائف سے مکہ کی جانب چلا مین بھی بطمع دنیوی اوسکے ہمراہ ہوئی میرا مرکب سب مرکبون سے زیادہ نحیف وضعیف تھا اور جو شتر سنہ مجھپر تھی کسی پر نتھی لیکن راہ مین وقت نزول وارتحال یہ حال ظاہر ہوتا۔

مثنوی

آئی مرے کان مین صدا یہ
سنتی مین نوید جان فزا یہ

خالق کی قریش پر عطا ہے
لڑکا وہ نصیبہ ور ملا ہے

مختار ہے کبریا کے گھر کا
مصداق ہے افضل البشر کا

محبوب خدائے انس جان ہے
سلطان دیار کن مکان ہے

ہر روز ہے روز عید اوسکا
اقبال ہے زر خرید اوسکا

محکوم ہین خاص و عام اوسکے
شاہان جہان غلام اوسکے

جس روز سے باغ کن کھلا ہے	جب سے یہ چمن ہرا بھرا ہے
غنچے بھی چٹک گئے ہزارون	اور پھول مہک گئے ہزارون
ایسا کوئی گل کھلا نہ ہوگا	ایسا کوئی ہوا نہ ہوگا
روتون کو یہ ہے ہنسانیوالا	بگڑی باتین بنانیوالا
کونین کا تاجدار ہے یہ	غمگینون کا غمگسار ہے یہ
یہ رنگ جو عورتون نے پائے	ایک ایک چلی قدم بڑھائے
سو شوق بھرے ہوئے دلونمین	دشوار قیام منزلون مین
ایک ایک یہ کر رہی تھی تاکید	ارمان لقا و حسرت دید
ہان کام یہ دیر کا نہین ہے	ہنگام یہ دیر کا نہین ہے
یہ دولت جاودان نہ چھوٹے	یہ تاجور جہان نہ چھوٹے
خوش بخت ہو جسکی گود مین آئے	دیکھین تو وہ کسکی گود مین آئے
پر مجھپہ گران تھا ضعف مرکب	اک دشمن جان تھا ضعف مرکب
اک یاس تھی بخت نارسا سے	پر کو تھی لگی ہوئی خدا سے

بعد قطع منازل جب قافلہ مکہ مین داخل ہوا مرکب اورون کے جو تیز خرام تھے اونھون نے پہلے پہنچکر قبائل اغنیا کے لڑکے لیے جب مین پہنچی تو دیکھا سب عورتین لڑکے لا چکی ہین وہان سے مایوس ہوکر پھری راستہ مین ایک سپہر باوقار عیان ہوا جب مین نے پوچھا لوگون مے کہا عبد المطلب ہین جب

قریب آکر سلام کیا جواب دیکر نام پوچھا حلیمہ بتایا کام پوچھا تلاش طفل کی ظاہر کی فرمایا مین بھی مرضعہ کی جستجو مین پہنچی ہون مین نے اپنے شوہر سے کیفیت بیان کی اوسنے کہا جا اور اس دولت کو لے جب آمنہ خاتون کے پاس پہنچی اور اس اختر برج کرامت گوہر درج نبوت کو پوچھا فرمایا خواب استراحت مین ہے۔ قریب گئی تو یہ ماجرا دیکھا۔

مثنوی

آرام مین ہے وہ ماہ پیکر ‏ — ہے ایک حریر سبز بستر
وہ آن کہ جسپہ جان صدقے ‏ — وہ شکل کہ دوجہان صدقے
عطر ارواح قدس کھچکر ‏ — مخلوق ہوا وہ جسم اطہر
رنگ گلزار مصطفائی ‏ — آئینۂ ذات کبریائی
مصباح مدینۂ کرامت ‏ — مفتاح خزینۂ کرامت
آخر نہ رہا قرار دم بھر ‏ — آغوش مین لے لیا اوٹھا کر
ناگاہ کھلی حضور کی آنکھ ‏ — وہ عین کرم وہ نور کی آنکھ
دیکھا جو مجھے کیا تبسم ‏ — جان دل خوشنما تبسم
حاصل جو مجھے ہوئی یہ خدمت ‏ — کونین کی ملگئی ہے دولت
اس خسرو کن فکان کو پایا ‏ — یا دولت دوجہان کو پایا

جب مین نے پستان راست پینے کو دی حضور نوشش فرماتے رہے جب پستان چپ نذر کی ابا فرمایا اور اوسکو میرے فرزند کے واسطے چھوڑا۔ القصہ

بعد تین دن کے قافلہ کی ہمراہ بی بی آمنہ سے رخصت ہو کر چلی اب میرا مرکب سب مرکبون سے تیز او سبک خرام ہو گیا جس جگہ اوسکا قدم پڑتا سبزہ اگ آتا عورتین قافلہ کی مجھے ندا دیتین اے حلیمہ ذرا لگام تھام کل تک تو تجکو اوسپر چلنا بھی دشوار تھا آج یہ کیا ماجرا ہے

مرکب یہ کلام سن کے بولا ۔ اے بیخبرو خبر نہین کیا
ہے آج سوار مجھپہ وہ چاند ۔ ہے چاند بھی جسکے سامنے ماند
شادابی گلشن تجلے ۔ روشن گرِ ایمن تجلے
ہیں اوکی داد دینے والا ۔ عالم کو مراد دینے والا

پھر صحرا مین ایک گلہ بکریون کا نمودار ہوا قریب آکر سب نے میرے قدم چومے اور بزبان فصیح کہا یہ تیرا رضیع محبوب رب سید عرب ہے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جب گھر پہنچی تمام عسرت عشرت ہو گئی میرے گھر جو بکریان تھین سب تندرست و شیر دار ہو گئین حضور پرنور کے جمال بے زوال کی وہ روشنی رہتی کہ مجھے چراغ کی احتیاج کبھی نہ ہوئی اگر اتفاق سے جسم والا کھلتا ملائکہ چھپاتے جب نو مہینے کی عمر والا ہوئی نہایت فصاحت سے کلام فرمایا بعد تمام ہونے ایام رضاعت کے جناب حلیمہ نے حضور رحمت عالم کو مکہ پہنچانے کا اہتمام کیا۔

لکھتا ہون فسانہ جدائی ۔ آفت ہے زمانہ جدائی
پیغام قضا ہے فرقت دوست ۔ چھوٹے نہ کسی سے صحبت دوست
دل کو نہ نصیب ہو غم ہجر ۔ ہے سخت عذاب ماتم ہجر

ٹھہری یہی بجھے چراغ طائف | تاراج خزان ہو باغ طائف
طائف سے چلے نگار کعبہ | کعبہ مین ہے بہار کعبہ
مکہ کو وہ تاجور روان ہو | منزل کیطرف قمر روان ہو
کعبے وہ فلک جناب جائے | تحویل مین آفتاب آئے
کٹ جائین یہ انتظار کے دن | پھر آئین کھلے بہار کے دن
بیچین رہے دل حلیمہ | سنسان ہو محفل حلیمہ
دل سینہ مین بیقرار رہجائے | یہ وقت بھی یادگار رہجائے

غرض جناب حلیمہ اپنے پیارے رضیع ہم گنہگارون کے شفیع کو بادل بریان و دیدہ گریان لیکر ہر مقام پر مقام ہر منزل پر قیام کرتی وادے بطحا تک آئین یہان غیب سے آواز سُنی کوئی کہنے والا کہتا ہے ای حطیم مبارک ہو کہ آج آفتاب جود و سخاوت شاہ جوان دولت تجھ مین تشریف لاتا ہے حضور کو حطیم مین بٹھا کر گوینده کی تلاش مین نکلین جب واپس آئین جناب کو نہ پایا اوسوقت حضرت حلیمہ کے دل پر جو گزر گئی کسکی زبان مین یارا جو عشر عشیر اوس کا بیان کر سکے رنگ زرد لب پہ آہ سرد دل سے وفور بیتابی پیدا چہرہ سے پریشانی ہویدا افتان و خیزان چارطرف جاتی تھین اوس یوسف مصر نبوت دریتیم رسالت کا پتہ پاتی تھین گویا اونکی زبان حال با ہزاران رنج و ملال یون مرثیہ سنج ماتم دل تھی

مثنوی

کچھ بجھ آج حالت دل ہے | طائر روح مرغ بسمل ہے

کچھ نہ پوچھو جو کوفت ہے دل پر — اک قیامت ہے جان بسمل پر
کیا کرون حال دل کہون کس سے — قصہ جان گسل کہون کس سے
دل مین ہے کر دون چاک سینے کو — جی نہین چاہتا ہے جینے کو
زندگی ہو گئی گران مجھ پر — ابھی ٹوٹا ہے آسمان مجھ پر
کسی پہلو نہین قرار مجھے — ہائے کسکا ہے انتظار مجھے
اپنے پیارے کو کسطرح پاؤن — اب کہان سے مین ڈھونڈ کر لاؤن
کام ناکام چھٹ گیا مجھ سے — اک دل آرام چھٹ گیا مجھ سے
مجھپہ للہ رحم کھاؤ کوئی — جاتے دیکھا ہو تو بتاؤ کوئی
کیا کہون جسسے کون چھوٹا ہے — کس کے غم کا پہاڑ ٹوٹا ہے
آبروئے بہار محبوبی — تاجدار دیار محبوبی
راحت جان بیقرار ہے وہ — میری آغوش کی بہار ہے وہ
ملک عالم کا تاجور ہے وہ — آمنہ بی بی کا پسر ہے وہ
سب رسولون مین وہ یگانہ ہے — اُس سے آگاہ اک زمانہ ہے
کون ہے جو نہ جانتا ہو اسے — کون ہے جو نہ مانتا ہو اسے
پتھر اوس سے کلام کرتے ہین — پیڑ جھک کر سلام کرتے ہین
ذرون مین روشنی اُسی کی ہے — شمع کی لو لگی اوسی سے ہے
نور حق اوس سے آشکارا ہے — میرا پیارا خدا کا پیارا ہے

کبھی کھوتی تھین جان رو رو کر … کبھی کہتی تھین مضطرب ہو کر
چشم حیرت زدہ کے تارے آ … جان بیتاب کے سہارے آ
گل باغ طرب مہک لد … آفتاب عرب چمک بند
بیکسی دل مراد کھاتی ہے … تیری فرقت مین جان جاتی ہے

اسی اثنا مین ایک پیر مرد ملا جناب حلیمہ کو بیتاب دیکھ کر حال پوچھا آپنے سنایا کہا مین تمھین ہبل کے پاس لیے جاتا ہون وہ بت غیب کی باتین بتاتا ہے جو اوسکے پاس جاتا ہو اپنی مراد پاتا ہے آلغرض یہ اوسکے ساتھ بت خانہ مین گئین پیر مرد نے بت کو سجدہ کرکے کہا اے خداوند غریب ودریائے کرم یہ حلیمہ مسافرہ تیری پناہ مین آئی ہے اور تجھسے اپنی مراد چاہتی ہے اسکا بیٹا محمد تیرے ملک مین گم ہو گیا یہ کلمہ سنتے ہی ہبل اور تمام بت زمین پر سرنگون گر پڑے اور اون سے آواز آئی کہ اے شخص کسکا نام لیتا ہی ہمارے زخم دلپر کیون نمک چھڑکتا ہے یہ وہ تاجدار ذوی الاقتدار کو مشکوٰۃ آسمان وقار ہی جو ہمکو سنگسار ونے اعتبار کریگا ہماری کیا مجال جو اوسکے معاملہ مین دخل دین جسکا نام سنتے ہی ہمارے سب حیلے اور فتنے مٹ گئے پیر مرد نے یہ ماجرائے عجیب وغریب دیکھ کر کہا مبارک ہو وہ لڑکا ہرگز گم نہو گا بلکہ گمراہون کو راہ بتائیگا جب وہان بھی در مقصود کا پتا نملا جناب حلیمہ زار زار اور مایوسانہ ایک ایک کا مونھہ تکتی حضرت عبد المطلب کی خدمت مین با دیدہ پرنم حاضر ہوئین

یہان سب بیٹھکر بیٹھے تھے جناب حلیمہ کی یہ حالت دیکھ کر زمین پاؤن کے نیچے سی
نکل گئی گھر بھر گھبراگیا ایک ایک کو سکتا ہوگیا حضرت عبدالمطلب بیقرار ہوکر دریافت
فرمانے لگے کیون حلیمہ تیرا کیا حال ہو خیر تو ہے اتنی پریشانی کیون ہو تجھے اکیلا دیکھکر
جی بیچین ہوا جاتا ہے حلیمہ نے کلیجہ تھام کر جواب دیا اے سردار مین تمھارے فرزند ارجمند
کو وادے بطحا تک بخیر وسلامت لائی یہان اس نامراد کے ہاتھ سے وہ دامن دولت
چھٹ گیا حلیمہ ناشاد کا خرمن صبر وقرار لٹ گیا حضرت عبدالمطلب نے جو یہ خبر وحشت
اثر سُنی کوہ صفا پر ادھر اودھر دوڑے اور فرط بیتابی سے پکار پکار کر کہنے لگے فریاد
اے معشر قریش میری خبر لو۔ آفتاب ہاشمی آج صحرائے بطحا مین گم ہوگیا۔ قریش
اس صدائے دردناک کو سنکر گریبان صبر چاک کیے ہوئے دوڑے اور صحرا
مین ہر سمت تلاش کی پتہ نہ چلا ناچار عبدالمطلب جانب حرم چلے اور اوسکی
بارگاہ بیکس پناہ مین رو رو کر عرض کرنے لگے الٰہا بادشاہا اگرچہ مین اس قابل نہین
کہ میری بات تیرے آستانے پر سنی جائے مگر اوس طفل جوان دولت مین تیری
رحمت کے آثار پاتا ہون اسلیے اوسیکو تیری جناب مین شفیع لاتا ہون کہ اوس
جان جہان آرام جان کو مجھ سے ملا۔ حضرت عبدالمطلب گریہ وزاری کر رہے تھے
تا گاہ ملہم غیب نے ندا دی لوگو غم نہ کھاؤ محمد مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا ایک
خدا ہی جو اوسے ضائع نہ چھوڑے گا۔ عبدالمطلب نے کہا اے ندا کرنے والے
یہ بتا کہ محمد کہان ہو کہا وہ محبوب کردگار وادے تہامہ مین ایک درخت کے نیچے

جلوہ فرما ہو اس نوید جان فزا کو سنکر مجمع قریش جانب تہامہ روانہ ہوا۔ تلاش کیا دیکھا ایک ماہ رخسار جسکے چہرہ سے جمال ہاشمی کے انوار نمودار ہین جلوہ آرا ہے قریب آکر فرط ادب سے نام نامی پوچھا ارشاد ہوا مین ہون محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب حضرت عبد المطلب نے عرض کی میری جان تیرے قربان ہین جو ان تیرا دادا عبد المطلب پھر اوس در مقصود کو صدف آغوش مین لیکر جانب جناب آمنہ روانہ ہوئے وم کے دم مین اوس ماہ بیقرار کے دیدار سے مادر غمگین کے دل کو تسکین دی سب کی جان مین جان آئی برگشتہ قسمتین سیدھی ہوئین خوشی کی گھڑی آئی میٹھی مراد پائی ؎ کنول پھولے دلون کے کھل گئے امید کے غنچے ٭ نرالا نا بہار جان فزا ہے باغ عالم کو ٭ پھر جناب حلیمہ کو با خلعت ولباس وزر بیقیاس روانہ کیا اور اوسکے شکریہ مین بیشمار اونٹ اور بکثرت سونا خدیجتہ الکبرےٰ کے نام پر دیا۔ یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

دربیان معراج شریف

ساقی کچھ اپنے بادہ کشون کی خبر بھی ہے
ہم بیکسون کے حال پہ تجکو نظر بھی ہے

جوش عطش بھی شدت سوز جگر بھی ہے
کچھ تلخ کامیان بھی ہین کچھ درد سر بھی ہے

ایسا عطا ہو جام شراب طہور کا
جسکے خمار مین بھی مزہ ہو سرور کا

اب دیر کیا ہے بادۂ عرفان و آم دے
ٹھنڈک پڑے کلیجے مین جس سے وہ جام دے

تازہ ہو روح پیاس بجھے لطف تام دے
یہ تشنہ کام تجکو دعائین مدام دے

اوٹھے سرور آئین مزے جھوم جھوم کر
ہو جاؤن بیخبر لب ساغر کو چوم کر

فکر بلند سے ہو عیان اقتدار اوج
چھلکے ہزار خامہ سرشاخسار اوج
ٹپکے گل کلام سے رنگ بہار اوج
ہو بات بات شان عروج افتخار اوج

فکر خیال نور کے سانچون مین ڈھل چلین
مضمون فراز عرش سے اونچے نکل چلین

اس شان اس ادا سے ثنائے رسول ہو
ہر شعر شاخ گل ہو تو ہر لفظ پھول ہو
حضار پر سحاب کرم کا نزول ہو
سرکار مین یہ نذر محقر قبول ہو

ایسی تعلیون سے ہو معراج کا بیان
سب حاملان عرش سنین آج کا بیان

معراج کی یہ رات ہے رحمت کی رات ہے
فرحت کی آج شام ہے عشرت کی رات ہے
ہم تیرہ اخترون کی شفاعت کی رات ہے
اعزاز ماہ طیبہ کی رویت کی رات ہے

پھیلا ہوا ہے سرمۂ تسخیر چرخ پر
بازلف کھولے پھرتی ہین حورین ادھر ادھر

دل سوختون کے دل کا سویدا کہون اسے
بیر فلک کی آنکھ کا تارا کہون اسے
دیکھون جو چشم قیس سے لیلےٰ کہون اسے
اپنے اندھیرے گھر کا اوجالا کہون اسے

یہ شب نہ ہو یا سواد وطن آشکار ہے
مشکین غلاف کعبۂ پروردگار ہے

اس رات مین نہین یہ اندھیرا جھکا ہوا
کوئی گلیم پوش مراقب ہو یا خدا
مشکین لباس یا کوئی محبوب دلربا
یا آہوئے سیاہ یہ چرتے ہین جا بجا

ابر سیاہ مست اوٹھا حال وجد مین
لیلےٰ نے بال کھولے ہین صحرائے نجد مین

یہ رُت کچھ اور ہے یہ ہوا ہی کچھ اور ہے
اکی بہار ہوش رُبا ہی کچھ اور ہے
روئے عروس گل مین صفا ہی کچھ اور ہے
چبھتی ہوئی دلون مین ادا ہی کچھ اور ہے

گلشن کھلائے باد صبا نے نئے نئے
گاتے ہین عندلیب ترانے نئے نئے

ہر ہر گلی ہے مشرق خورشید نور سے
لپٹی ہے ہر نگاہ تجلّے طور سے
رو ہست ہی سب کے مونھ پہ دکو سترا نکلے ہے
مردے ہین بے قرار حجاب قبور سے

ماہِ عرب کے جلوے جو اونچے نکل گئے
خورشید و ماہتاب مقابل سے ٹل گئے

ہر سمت ہے بہار نوا خوانیون مین ہے
نیسانِ جودِ رب گہر افشانیون مین ہے
چشم کلیم جلوہ کے قربانیون مین ہے
غل آمدِ حضور کا روحانیون مین ہے

اک دھوم ہے حبیب کو مہمان بلاتے ہین

پہر براق خلد کو جبریل جاتے ہین

سبحان اللہ کیا رات ہو اس رات کی کیا بات ہو طالب و مطلوب ملتے ہین غنچہاے وصل کھلتے ہین۔ رنگ بیرنگی کی نیرنگیان چمن چمن بہارین دکھا رہی ہین یکتائی و وحدت کی کلیان کیا کیا کھلکھلا رہی ہین مطلوب نے اپنے طالب کا طالب آپ لیے اپنے مطلوب کا مطلوب یہ اوسکا پیارا وہ اسکا محبوب روح اعظم کا براق لیکے آنا تو اظہر من الشمس ہے مگر سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی سے تو کچھ اور ہی جلوے چمکتے ہین اور ہی رنگ ٹپکتے ہین ربودن و رفتن مین جو فرق ہے مہر نیمروز و ماہ نیم ماہ ہے نازک مقام ہے یہان عقل کا کیا کام دل بیخبر خبردار ہوش مین آ دیکھ آپ کو سنبھال حد سے آگے قدم بڑا ع تراموئے ہو کہ تو بولے یہ سرکارونکی باتین ہین ہان یہ وہ رات ہو کہ آفتاب عالمتاب اس سے کسب ضیا کرتا ہے جب نو اوسکے پرتو کے مقابل بڑے بڑے مہر جمالون کی آنکھ نیچی ہوتی ہے جب لگے اوسکی تابش ذرون کو چمکاتی عالم کو روشن بناتی ہو اللہ رے ہجوم تجلی کہ قمر نے رات بہر نکلنے کی جگہ: پائی وادے طور مین جسکی جلوہ پر ہزارون پردے تھے آج بے نقاب ہو وہ محبوب جسکی ایک جھلک نے جناب کلیم کو بیخود کیا تھا اس رات بیحجاب ہو ۔ اوسکے جلوہ کا تو کیا کہنا مگر دیکھنے والیکو دیکھنا چاہیے ۔ سکان عالم بالا کا مزاج عالم بالا پر ہو۔ جگہ جگہ مشتاقون کا ہجوم آمد آمد کی دھوم ایک منتظر سر جھکائے ہے ایک ہجوم شوق مین نقد ہوش گنوائے

کوئی مائۂ دل نثار کرنے کو حاضر کوئی متاع جان کی نچھاور لیے منتظر کوئی کہتا ہے کہ اپنی آنکھیں اونکے قدمون پر ملونگا. کسیکا قول ہے آج دامن پر مچل مچل کر ایک ایک مراد لونگا کوئی مشتاق با دل بیتاب و دیدۂ پر آب سر نیاز جھکائے دست طلب پھیلائے بیقرار ہو کر عرض کر رہا ہے۔

غزل

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین
لیے ہوئے یہ دلِ بیقرار ہم بھی ہین

ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیرون مین اے شہریار ہم بھی ہین

ادھر بھی توسنِ اقدس کے دو قدم جلوے
تمہاری راہ مین مشت غبار ہم بھی ہین

کھلا دو غنچۂ دل صدقہ بادِ دامن کا
امیدوار نسیم بہار ہم بھی ہین

تمہاری ایک نگاہ کرم مین سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سرِ رہ گزار ہم بھی ہین

جو سر پہ رکھنے کو ملجائے نعل پاک حضور
تو پھر کہینگے کہ ہان تاجدار ہم بھی ہین

یہ کس شہنشہِ والا کا صدقہ بٹتا ہے
کہ خسروون مین پڑی ہے پکار ہم بھی ہین

ہماری بگڑی بنی اونکے اختیار مین ہے
سپرد انھین کے ہین سب کاروبار ہم بھی ہین

حسن ہے جنکی سخاوت کی دھوم عالم مین
انھین کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار ہم بھی ہین

سبحان اللہ سمک سے سماک تک ایک غلغلۂ شادمانی و طنطنۂ کامرانی بلند ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ اپنی قسمت پر شادان و خورسند زمین آسمان کے حضور سر جھکائے کہ آج تو جلوہ گاہ شاہی ہے آسمان زمین کے قربان کہ تیرے گھر ہے یہ دولت پائی ہے زمین آسمان پر پاؤن نہین دھرتی آسمان کی چوٹی

عرش سے باتین کرتی خوشی کی گھڑی منانیوالو دوست شاد دشمن پامال الٰہی
سرکار ابد قرار عرش وقار کا روز افزون جاہ و اقبال آن کھو امیدون کے غنچے
چٹک کر مرادون کے شادیانے بجائین دلون کے سوز چمک کر شوق کی مشعلین
جلائین ہان کدھر ہین سرکار کے عالی جاہ و بلند اقبال عالی کہو جلد حاضر آئین
پھولون کی کشتیان نذر لائین گلزار شریعت مین داہنے ہاتھ کو جو فاتحہ
کی ہری کیاری ہے اوسکے بھینے پھولون سے طرہ بنائین گلستان طریقت مین
خلق عظیم جو لہکتا تختہ ہوا سکی مہکتی کلیون سے ہار گوندھین ورفعنا لک
ذکرک کا جھلکتا سہرا ید اللہ فوق ایدیہم کا جمکتا گجرا دل و جان نثار صلی اللہ
علی النبی کی نچھاور کیجیے عجب بڑھتی دولت ہو کہ ایک اوٹھاتے ہین دس
پاتے ہین فقیرون کی چاندی ہے غنی کی برکت ہو ہان خدا کو سجو نبی پر درود
معراج کو جنت جنت کو امن امت کو شفاعت شفاعت کو وجاہت
فقیرون کو ثروت ذلیلون کو عزت ضعیفون کو قوت حزینون کو عشرت آنکھونکو
نور دل کو سرور مجھ جیسے بیدست و پا کو لطف حضور کہ اب وہ سہانی
گھڑی خیر سے آتی ہے کہ وارین کے دولھا کو شبستان والا سے مسجد اعلی
مسجد اعلی سے مقصد بالا تک لیجائینگے پائے سماک سے تاج سماک
فرش خاک سے عرش پاک تک سبحان الذی اسری بعبدہ کا ڈنکا
بجائینگے دونون جہان مین اون کے نام کی دوہائی پھر گئی مہر وماہ پر سکہ

پڑہیگا نقیب سرکار منبر سدرہ پر مدح سلطان کا خطبہ پڑھیگا عرش و فلک تلوون کی جھلک نعلین کی چمک دیکھکر سر بسجدہ ہونگے کہ اے سرور لا تناہی — ع خاک درت بر سر ما تاج بادشاہی رحمت الٰہی کی جھنک بخشش کی کڑک مست و مدہوش بادل پرجوش دست بدعا ہونگے کہ ع ہر شب عمرت شب معراج باد اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى صَاحِبِ التَّاجِ اَمِيْرِ الْمِعْرَاجِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ماہ مبارک رجب المرجب کی ستائیسوین شب تھی کہ رسول امین جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے بحکم احکم رب اکرم جل جلالہ وعم نوالہ براق برق دم پری جمال گوہر سم عنبرین یال مرغزار جنت سے لیکر در دولت عرش منزلت پر مجرا کیا اللہ اللہ وہ اسپ چمان جان خرام ابلان جولان برق و نگاہ جسکے حضور پا بجولان جسے روز ازل سے حق تعالی نے سواری شہریار مدینہ کیلیے چنا تھا چشم بد دور وہ مایہ سرور نے عیب تقصیر سراپا نور کی تصویر بنا تھا پھر ماشاء اللہ اوس رات کی سجاوٹ نئے تکلف بناوٹ کچھ اور ہی عالم دکھاتی تھی گام گام پر حسن خرام پر باد بہاری قربان جاتی تھی چلبل کی تعریف شوخی کی توصیف تو جب لکھیے کہ نگاہ نارسا اوس برق تجلے کے حضور تھم سکے وہ شوخ تصور وہ پری تصویر آئینہ دل مین کہین جم سکے سبحان اللہ کر اوہی مبارز بارگی جان شائستگی کو لگام سے کیا کام جسکے سایہ سے ابلق دہر کی

بدلگامیان بہاگین خصوصًا وہ بہی ایسے سوار بلند اقتدار کے لیے جسکے ہاتھ
مین کاروبار دو عالم کی باگین مگر رہوار کے لیے لگام وجہ زینت ہو دستور و عادت
ہو یا یون کہیے کہ اوس بحر روان کے گوہر دندان کی بڑہتی جوشش و بو فور
جوشش ہونٹہ مین نہ سمائی اومنڈ اوبل کر گردسر قمرہ بان ہونے مین بہنور کی
صورت دکھائی زین زرین زہین تزئین حالت منفر مین مسند شاہی کا
مختصر جانشین تنگ نہ کہیے نور نظر جو دامن زین کی چمک پاکر عین بیقراری
مین بجلی سا تملاکر پلٹتا ہے جادری مین اپنے پاون سے آپ ہی اولجھ کر تار
نگاہ مین لچہا پڑ گیا ہے یا یون کہیے کہ فراخی عالم اوس مبارک رخش قبلہ
درخش کے جولان کے لیے اپنی کوتہی دیکھکر شرم سے سمٹی ہے دفع
خجالت رفع ندامت کو گستاخانہ اوس لمعہ نور مایہ سرور کے سینے سے لپٹی
ہو قبلہ عالم سید اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم خواب نوشین مین تہے خادم
سلطان مخدوم قدسیان علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اپنے آقائے بیدار بخت
سزاوار افسر و تخت کو خواب نوشین سے باادب جگایا حق تبارک و تعالے
کے یاد فرمانے کا مژدہ سنایا حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے
یہ نوید عشرت خیز فرحت انگیز استماع فرماکر بیت الحرام مین
نماز شکر ادا فرمائی روح امین علیہ الصلاۃ والسلام نے سینہ اقدس
چاک کرکے دو بہاری ودیعت عظیم دولت جو روز ازل سے خاص ذات

گرامی کے لیے امانت رکھی تھی قلب والا کو تفویض کی پھر تہیہ سفر پہ کمر باندھی جب
براق سراپا اشتیاق پر سوار ہونا چاہا وہ شوخی کرنے لگا روح اعظم نے کہا اے
براق یہ جائے ادب ہی تو اسوقت مرکب سلطان عرب ہی سن لے ان سے بہتر
کوئی شخص تجھپر سوار نہ ہوا براق کو اس کلمہ کے سننے سے عرق آگیا اور شوخی سے
باز رہا پھر وہ یکتا زمیدان رسالت فارس مضمار نبوت زینت افزائے
پشت راہوار صبا رفتار ہوکر عازم مسجد اقصے ہوکر دم مین صبح مقصود نے موکھ
دکھایا سواد کشور شام نظر آیا مسجد اقصے مین کچھ دیر اقامت فرمائی انبیائے
سابقین کی امامت فرمائی پھر شیر و شراب سامنے آئی اوس آفتاب
صبح کرامت نے شیر نوش فرمایا ایما ہوا کہ امت کو ہدایت بخشی ضلالت سے
بچایا پھر آسمانون کی سیر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے ملاقات عجائب
غرائب راہ کے ملاحظے کیے بعد زیب بیت معمور ہوکر سدرۃ المنتہیٰ سے ترقی
فرمائی جبرئیل امین کو طاقت پرواز طاق نظر آئی حضور نے سبب پوچھا عرض کی اے
سرکار ہم غلامون مین سب کا ایک مقام معین ہے جس سے آگے تجاوز نہین اگر پور ے
برابر آگے بڑھون جلجاؤن ظاہر ہے کہ ایسا وقت نصیب سے ہاتھ آتا ہے
اللہ جل جلالہ بلانیوالا مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سا جانیوالا اس سے بڑھکر
عرض کا کیا موقع ہوگا غلغل کل کے حسن دانش پر نثار جاؤن کیا وقت پاکر دو
پیاری پیاری گزارش کی کی ہو جسکے سبب خود حضرت سلطانی کے قلب انور مین

جگر کہ یادہ ہو تو یہ معلوم ہی تھا کہ اس بادشاہ غربا پناہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہر
آن اپنی امت کی بھلائی مدنظر ہے خدام مین جو جس قدر خیر خواہ امت ہو اوتنا ہی
سلطان سے قریب تر ہے لہذا جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم یون اپنی تمنا حضور سے
عرض کرتے ہین کہ یارسول اللہ جب حضور پر نور مقام دنی فتدلی مین باریاب
ہون راز و نیاز محبوب کے کشف حجاب و فتح باب ہون حضور اس مہجور کی یہ عرض
یاد رکھین کہ جب امت مصطفی علیہ الصلاۃ والثنا روز قیامت صراط پر گزرے اون کے
آقائے بیکس نواز کا یہ خادم دیرینہ زیر قدم فرش پر کرے رحمۃ للعلمین صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے بخوشی اون کی عرض قبول فرما کر روبراہ مقصود کیا اب تو چار
طرف سے انوار غیب کی پیہم تجلیون نے راستہ بھر دیا مروی ہے حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک حجاب نور کے متصل پہنچے جلوہ کے فرشتو نے
پردہ ہلایا دربان نے نام پوچھا کہا مین ہون فلان اور میرے ساتھ محمد رسول اللہ
سرور دو جہان ہین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہا کیا یہ بلائے گئے ہین کہا ہان
اللہ اکبر اللہ اکبر کہ غیب سے ندا آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر کہ
میرے بندہ نے سچ کہا مین ہون بہت بڑا مین ہون بہت بڑا فرشتہ نے
کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ جواب آیا صدق عبدی انا اللہ لا الہ الا انا
میرے بندہ نے سچ کہا مین ہون اللہ کہ میرے سوا کوئی خدا نہین فرشتہ نے کہا
اشہد ان محمدا رسول اللہ ندا ہوئی صدق عبدی انا ارسلت محمدا

میرے بندہ نے سچ کہا مین نے ہی محمد کو رسول بنایا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرشتہ نے کہا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ خطاب آیا صَدَقَ عَبْدِیْ وَدَعَا اِلٰی عِبَادَتِیْ میرے بندہ نے سچ کہا اور میری عبادت کیطرف بلایا پھر اوس فرشتہ نے حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو گود مین لیکر چشم زدن مین دوسرے پردے تک پہنچایا وہان کے حاجب سے بھی وہی ماجرا پیش آیا یون ہی ستر ہزار حجاب طے فرمائے کہ ہر پردہ سے دوسرے پردے پانسو برس کی راہ تھی لبعدہ رَفْرَف کہ ایک سبز بچھونا نورانی تھا ظاہر ہوا حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنے اوپر سوار کرکے عرش تک پہنچا کر غائب ہو گیا۔ سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شان جلال کے مراقبہ سے اوس پوری تنہائی کے عالم مین گھبراتے ناگاہ بندہ جان نثار یار غمگسار سچے رفیق ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی آواز آئی کہ عرض کرتے ہین قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ اے محمد وقفہ کیجیے کہ آپ کا رب صلاۃ کرتا ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا دل انور یار وفادار کی آواز سنکر ٹھہرا مگر اب ان چیزون نے گھیرا کہ الٰہی صدیق یہان کہان سے آیا اور مع بیہ و مطلق صلاۃ کرنا کیا معنے اتنے مین عرش عظیم سے ایک قطرہ ٹپکا حضور نے نوش فرمایا شہد سے زیادہ شیرین پایا اور درحقیقت یہ بھی فقط سمجھانے کے لیے ہے ہمارے استعمال مین کوئی چیز شہد سے بڑھ کر میٹھی نہ آئی لہذا اوسیکا نام لیکر تفہیم فرمائی۔

ورنہ کجا شہد کجا وہ قطرۂ راز خدا ساز جسکی ماہیت پلانیوالا جانے یا پینے والا
واللہ اگر ہمارا محبوب سید عرب شیرین دہن نوشین لب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
دریائے شور مین لعاب دہن اقدس ڈالے تمام سمندر شہد ہو جائے پھر ایسے
کے پینے کو ایسی جگہ سے ایسے وقت مین جو چیز بھیجی گئی ہوگی ظاہر ہے کہ شہد اور
شہد سے ہزار درجہ میٹھی چیز کو اوس سے کیا نسبت ہوسکتی ہو اوس قطرہ کے نوش
فرماتے ہی تمام علوم اولین و آخرین قلب اقدس پر منکشف ہوگئے پھر عرش
اعظم سے خطاب آیا اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ پاس آ
اے احمد پاس آ اے محمد پاس آ اے تمام جہان سے بہتر حضور اقدس صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم بار بار ترقی فرماتے تھے اور اودھر سے مکرر یہی ارشاد ہوتا تھا ہزار
بار یہی خطاب آیا یہان تک کہ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اللہ محمد
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے نزدیک ہوا اور اونھین اپنے سے نزدیک کیا
یہان تک کہ رہگیا فاصلہ دو کمان بلکہ اس سے بھی کم کا یہان خرد خردہ بین دست
پا گم کردہ ہے ایک بازاری بیوقار کی کیا مجال کہ محبوب و محب کے راز خاص مین
دخل دے کلام الہی بیواسطہ شنا دیدار الہی بچشم سر دیکھا ع شنیدن بحق بود و دیدن
بحق ٭ بلکہ حقیقت مین تو چشم کہان اور سر کیسا دیکھنے والا کون اور دیکھنا کجا۔
ظل ذات عین ذات مین گم ہوگیا ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ٭
اللہ بس باقی ہوس ع ورق در نوشتند و گم شد سبق ٭ فَاَوْحٰی اِلٰی

عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی پھر وحی کی اپنے بندہ کو جو وحی کی بھلا جس راز کو اللہ جل شانہٗ ظاہر نہ فرمائے بے بتائے کسکی سمجھ مین آئے اے عقل خبردار یہان مجال دم زدن نہین اے وہم ہوشدار کہ یہ جائے نادیدہ رفتن نہین ع تراہو بخشے ہے کہ تو بولے یہ سرکار کی باتین ہین ؛ کہتے ہین کہ ذات نے سایہ سے عرض کی اَنْتَ وَاَنَا وَمَاسِوَی ذٰلِكَ تَرَكْتُ لِاَجْلِكَ الٰہی تو ہے اور مین ہون اور جو کچھ اسکے سوا ہے مین نے سب تیرے لیے چھوڑ دیا ذات نے سایہ سے ارشاد فرمایا اَنَا وَاَنْتَ مَاسِوَی ذٰلِكَ خَلَقْتُ لِاَجْلِكَ اے محبوب مین ہون اور تو جو کچھ اسکے سوا ہے سب مین نے تیرے لیے بنایا۔

غزل

یہ اکرام ہے مصطفی پر خدا کا	کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفے کا
یہ بیٹھا ہے سکہ تمھاری عطا کا	کبھی ہاتھ اوٹھنے نہ پایا گدا کا
چمکتا ہوا چاند ثور و حرا کا	اوجالا ہوا برج عرش خدا کا
لحد مین عمل ہو نہ دیو بلا کا	جو تعویذ مین نقش ہو نقش پا کا
جو بندہ خدا کا وہ بندہ تمھارا	جو بندہ تمھارا وہ بندہ خدا کا
مرے گیسوؤن والے مین تیرے صدقے	کہ سر پر ہجوم بلا ہے بلا کا
ترے زیر پا مسند ملک یزدان	ترے فرق پر تاج ملک خدا کا
سہارا دیا جب مرے ناخدا نے	ہوئی ناؤ سیدھی پھرا رخ ہوا کا
کیا ایسا قادر قضا و قدر نے	کہ قدرت مین ہے پھیر دینا قضا کا

اگر زیر دیوار سرکار بیٹھوں — مرے سر پہ سایہ ہو فضل خدا کا
ادب سے لیا تاج شاہی نے سر پر — یہ پایہ ہے سرکار کے نقش پا کا
خدا کرنا ہوتا جو تحت مشیئت — خدا ہو کر آتا یہ بندہ خدا کا
اذاں کیا جہاں دیکھو ایمان والو — پس ذکر حق ذکر ہے مصطفےٰ کا
کہ پہلے زبان حمد سے پاک ہو لے — تو پھر نام لے وہ حبیب خدا کا
یہ ہے تیرے ایمائے ابرو کا صدقہ — ہدف ہو اثر اپنے تیر دعا کا
ترا نام لیکر جو مانگے وہ پائے — ترا نام لیوا ہے پیارا خدا کا
نہ کیونکر ہو اس ہاتھ مین سب خدائی — کہ یہ ہاتھ تو ہاتھ ہے کبریا کا
جو صحرائے طیبہ کا صدقہ نہ ملتا — کھلاتا ہے تو پھول جھونکا صبا کا
عجب کیا نہین گر سراپا کا سایہ — سراپا سراپا ہے سایہ خدا کا
خدا مدح خوان ہے خدا مدح خوان ہے — مرے مصطفےٰ کا مرے مصطفےٰ کا
خدا کا وہ طالب خدا اوسکا طالب — خدا کا ہے پیارا وہ پیارا خدا کا
جہان ہاتھ پھیلادے منگتا بھکاری — وہی در ہے داتا کی دولت سرا کا
ترے رتبہ مین جسنے چون وچرا کی — نہ سمجھا وہ بدبخت رتبہ خدا کا
ترے پاؤن نے سربلندی وہ پائی — بنا تاج سر عرش رب علا کا
کیسکے جگر مین تو سر پر کسی کے — عجب مرتبہ ہے ترے نقش پا کا
ترا ورد الفت جو دل کی دوا ہو — وہ بیمار رد ہے نام لے جو دوا کا

تیرے باب عالی کے قربان جاؤن | یہ ہے دوسرا نام عرش خدا کا
چلے آؤ مجھ جان بلب کے سرہانے | کہ سب دیکھ لین پھیر کر جانا قضا کا
بھلا ہے حسن کا جناب رضا سے | بھلا ہو الٰہی جناب رضا کا

مروی ہوا خطاب یہ تھا اَلْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا وَعَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهُمْ اُمَّتُكَ جنت حرام ہے انبیا پر جب تک اے سرور انبیا تو اسمین رونق افروز نہ ہو اور حرام ہو سب امتون پر جب تک تیری امت داخل نہ ہو لے غرض خدا جانے یا مصطفے کہ کیا عرض تھی کیا خطاب ہوا مگر انشاء اللہ اسقدر امید واثق ہے کہ جو کچھ تھا ہم غریبون کے نفع کے لیے تھا۔ ؎

اللہ کریم ست و رسول او کریم | صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

پھر جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم کی عرض یاد آئی رحمت الٰہی نے مستجل بہ مہر قبول فرمائی صدیق اکبر کی آواز اور اوس کلمۂ سربستہ راز کا تذکرہ یاد آیا جل وعلا نے ارشاد فرمایا جب ہم نے موسے کو طور پر بلایا وہ بھی گھبرایا تھا اوسے عصا کی باتون مین مشغول کیا کہ اوس سے زیادہ مانوس تھا جب تمہارے قلب پر وحشت پائی ایک فرشتہ ہم آواز صدیق بنایا کہ اوسکے آواز سے تسکین پاؤ اور میرا صلاۃ کرنا یہ ہے کہ مین تمپر درود بھیجون اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۵ مروی ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا آؤ تمھین اپنی سلطنت کا دھاوا دکھائین پھر ایک مکان عالیشان

دکھایا گیا نہ نشیمن مین پردہ پڑا تھا جب حجاب اوٹھا نظر آیا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تصویر ہے سبحان اللہ مقام غور ہے اس پیارے مضمون کو کس پیرایہ مین ادا فرمایا گیا اگر یون ہی ارشاد ہوتا کہ تم ہماری سلطنت کے دولھا ہو تو یہ بات نہ تھی اور اس طریقہ مین کہ اول یون شوق دلائین پھر تصویر دکھائین لطف ہی جدا گانہ ہو سبحان اللہ وصلی اللہ علی حبیبہ وعروس مملکتہ وبارک وسلم پھر پچاس برس کی نماز فرض کر کے خلعت رخصت عطا ہوا راستے مین سیدنا موسے علیہ السلام ملے عرض کی حضور اسقدر نمازین بہت ہین آپکی امت سے ادا نہ ہوسکینگی مین بنی اسرائیل کو آزما چکا ہون حضور واپس گئے اور تخفیف چاہی دس معاف ہوئین موسے علیہ السلام نے پھر عرض کی یہ بھی بہت ہین غرض یوہین چند بار کے آنے جانے مین پانچ رہین اور ارشاد ہوا یہ گنتی مین پانچ ہین اور ثواب مین پچاس جو ان پانچ کو ادا کریگا اوسے پچاس کا ثواب عطا فرماؤنگا موسے علیہ السلام نے ابکی بار بھی وہی گزارش کی کہ ہنوز کثیر ہین حضور پھر جائین اور تخفیف چاہین فرمایا مین نے اپنے رب سے اتنا مانگا کہ اب مجھے شرم آتی ہے پھر بخیر و برکت باہزاران نعمت کرورون برس کی مسافت چند ساعت مین طے کر کے دولت خانہ اقدس کو واپس تشریف لائے ہنوز بستر خواب گرم پایا اور زنجیر در جنبش مین واقعی وہ نور نگاہ جلالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ

جو تعریف کیجے اوسکے شایاں ہے بلکہ استغفر اللہ تعریف کرنیکی لیاقت کہاں ہے

مخوان اورا خدا از بہر حفظ شرع و پاس من | دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش املاکن

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

غزل از تصنیف اعلیحضرت عظیم البرکۃ عالم اہل سنت حضرت مولانا مولوی حاجی مفتی احمد رضا خان صاحب مدظلہم الاقدس

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی	سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولے کا پیارا ہمارا نبی	دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی
بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا	نور اول کا جلوہ ہمارا نبی
جسکو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس	ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
بجھ گئیں جسکے آگے سبھی مشعلیں	شمع وہ لیکر آیا ہمارا نبی
جسکے تلووں کا دھوون ہے آب حیات	ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی
عرش و کرسی کی تھیں آئنہ بندیاں	سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی
خلق سے اولیا اولیا سے رسل	اور رسولوں سے اعلی ہمارا نبی
حسن کھاتا ہے جسکے نمک کی قسم	وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو	نمکین حسن والا ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا اک خدا ویسے ہی ان کا اون کا تمھارا ہمارا نبی

جسکی دو بوند ہین کوثر و سلسبیل ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

قرنون بدلی رسولون کی ہوتی رہی چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو موںھ چاہیے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

ملک کونین مین انبیا تاجدار تاجدارون کا آقا ہمارا نبی

لامکان تک اوجالا ہے جسکا وہ ہے ہر مکان کا اوجالا ہمارا نبی

سارے اچھون مین اچھا سمجھیے جسے ہے اوس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

انبیا سے کرون عرض کیون مالکو کیا نبی ہے تمھارا ہمارا نبی

جسنے ٹکڑے کیے ہین قمر کے وہ ہے نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

سب چمک والے اوجلون مین چمکا کیے اندھے شیشون مین چمکا ہمارا نبی

جسنے مردہ دلونکو دی عمر ابد ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

غمزدون کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسون کا سہارا ہمارا نبی

C3 ? ~~Razā~~ Khān, Ḥasan Raẓā
MG15

u Nigārastān-i laṭāfat — risālah-i mīlād sharīf. 3rd ed.

1. Celebration of Muhammad's birthday.

pp. 64 (Barēlī, Maṭbaʿ-i Ahl-i Sunnat va Jamāʿat, 1303? A.H.)

1. Muhammad — Celebration of his birthday — Bārēlavī position —
I Title

Ḥasan Raẓā Khān

See

Khān, Ḥasan Raẓā

MG1 .A991in

Āzād, Abū... Kalām

Islām awr nayshnalizm. Lucknow, Idārah-'i Ta'līmat-i Islām, 1948

64p. (Silsilah-'i ishā'at, no. 52)

(In Urdu)

1.Nationalism-Islam 2.Nationalism & Religion

41408

Order No.	Author's surname followed by Christian name — MG3 .T469m .2
Ordered	Thompson, Edward, 1886-1946.
Agent	Title: The making of the Indian princes.
Received	No. of vols.
Fund	Place: London — Publisher: Oxford Univ. Pr. — Date: 1943
cop.1-287-78	
Requested by	Edition — No. of copies — Price
Date	Report: Sun Life
Send to	
332 - bought & paid for by Dr.Smith	
11531	

L.-M. CO.—D65842